﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد16

جمعۃ المبارک26/جون 2009ء

02/رجب1430ہجری قمری ❁ 26/احسان 1388ہجری شمسی

شمارہ 26

فتنہ دجّال کی شدّت

حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

آدم کی پیدائش سے لے کر قیامت تک کوئی فتنہ دجال کے فتنہ سے بڑھ کر نہیں۔

(صحیح مسلم کتاب الفتن باب تقیة احادیث الدجال حدیث نمبر 5239)

ارشادات عالیہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام

ظاہر ہے کہ جبکہ مسیح فوت ہو چکا تو اب وہ موت کے بعد آنہیں سکتا اور نہ اُس کے مرنے کے بعد قرآن شریف میں کوئی خبر اُس کے پھر زندہ ہونے کی دی گئی ہے۔ پس بلاشبہ آنے والا مسیح اُس کا کوئی مثیل ہوگا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پاک احادیث میں اس بات کی طرف اشارہ بھی کر دیا ہے کہ آنے والا مسیح دراصل مسیح ابن مریم نہیں ہے بلکہ اس کا مثیل ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جانے والے مسیح کا اَور حُلیہ بتلایا ہے اور آنے والے مسیح کا اور حُلیہ ظاہر کیا ہے

”(2) سوال۔ یہ کہاں اور کس کتاب میں لکھا ہے کہ مسیح ابن مریم جس کے آنے کا وعدہ دیا گیا وہ درحقیقت مسیح ابن مریم نہیں ہے بلکہ کوئی اس کا مثیل مراد ہے؟

جواب۔ اس بات کو پہلے تو قرآن شریف ہی بتصریح ذکر کر چکا ہے جبکہ اس نے صاف لفظوں میں فرمادیا کہ کوئی نبی نہیں آیا جو فوت نہ ہوا ہو۔ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَا ئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ(آل عمران145) وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ (انبیاء: 35) وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ(الانبیاء:9)۔ اب ظاہر ہے کہ باوجود اِن تمام آیات کے جو بآواز بلند مسیح کی موت پر شہادت دے رہی ہیں پھر بھی مسیح کو زندہ خیال کرنا اور یہ اعتقاد رکھنا کہ برخلاف مفہوم آیت وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ مسیح جسم خاکی کے ساتھ دوسرے آسمان میں بغیر حاجت طعام کے یونہی فرشتوں کی طرح زندہ ہے درحقیقت خدائے تعالیٰ کے پاک کلام سے روگردانی ہے۔

پھر مَیں کہتا ہوں کہ اگر مسیح اسی جسم خاکی کے ساتھ آسمان پر زندہ ہے تو خدا تعالیٰ کا آیت ممدوحہ بالا میں یہ دلیل پیش کرنا کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اگر فوت ہو گیا تو اس کی نبوت پر کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ ابتدا سے سارے نبی مرتے ہی آئے ہیں بالکل نکمّی اور لغو بلکہ خلاف واقعہ ٹھہر جائے گی اور خدا تعالیٰ کی شان اس سے بلند ہے کہ جھوٹ بولے یا خلاف واقعہ کہے۔

اب ظاہر ہے کہ جبکہ مسیح فوت ہو چکا تو اب وہ موت کے بعد آنہیں سکتا اور نہ اُس کے مرنے کے بعد قرآن شریف میں کوئی خبر اُس کے پھر زندہ ہونے کی دی گئی ہے۔ پس بلاشبہ آنے والا مسیح اُس کا کوئی مثیل ہوگا۔ ماسوا اس کے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پاک احادیث میں اس بات کی طرف اشارہ بھی کر دیا ہے کہ آنے والا مسیح دراصل مسیح ابن مریم نہیں ہے بلکہ اس کا مثیل ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جانے والے مسیح کا اَور حُلیہ بتلایا ہے اور آنے والے مسیح کا اور حُلیہ ظاہر کیا ہے اور مسیح گذشتہ کی نسبت قطعی طور پر کہا ہے کہ وہ نبی تھا۔ لیکن آنے والے مسیح کو اُمّتی کر کے پکارا ہے جیسا کہ حدیث اِمَامُكُمْ مِّنْكُمْ سے ظاہر ہے۔ اور حدیث عُلَمَآءُ اُمَّتِيْ كَاَنْبِيَآءِ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ میں اشارةً مثیل مسیح کے آنے کی خبر دی ہے۔ چنانچہ اس کے مطابق آنے والا مسیح محدّث ہونے کی وجہ سے مجازاً نبی بھی ہے۔

پس اس سے زیادہ اور کیا بیان ہوگا۔ ماسوا اس کے حضرت مسیح ابن مریم جس کی روح اُٹھائی گئی بر طبق آیت کریمہ يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ۔ ارْجِعِيْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً۔ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبَادِيْ۔ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ(الفجر:28-31) بہشت میں داخل ہو چکی۔ اب کیونکر پھر اس غمکدہ میں آجائیں۔ گو اس کو ہم نے مانا کہ وہ کامل درجہ دخول بہشت کا جو جسمانی اور روحانی دونوں طور پر ہوگا وہ حشر اجساد کے بعد ہر یک مستحق کو عطا کیا جائے گا مگر اب بھی جس قدر بہشت کی لذّات عطا ہو چکیں اس سے مقرب لوگ باہر نہیں کئے جاتے اور قیامت کے دن میں بحضور ربّ العالمین اُن کا حاضر ہونا اُن کو بہشت سے نہیں نکالتا کیونکہ یہ تو نہیں کہ بہشت سے باہر کوئی لکڑی یا لوہے یا چاندی کا تخت بچھایا جائے گا اور خدا تعالیٰ مجازی حُکّام اور سلاطین کی طرح اس پر بیٹھے گا اور کسی قدر مسافت طے کر کے اُس کے حضور میں حاضر ہونا ہوگا۔ تا یہ اعتراض لازم آوے کہ اگر بہشتی لوگ بہشت میں داخل شدہ تجویز کئے جائیں تو طلبی کے وقت انہیں بہشت سے نکلنا پڑے گا اور اس لق و دق جنگل میں جہاں تخت ربّ العالمین بچھایا گیا ہے حاضر ہونا پڑے گا۔ ایسا خیال تو سراسر جسمانی اور یہودیت کی سرشت سے نکلا ہوا ہے۔ اور حق یہی ہے کہ ہم عدالت کے دن پر ایمان تو لاتے ہیں اور تخت ربّ العالمین کے قائل ہیں لیکن جسمانی طور پر اس کا خاکہ نہیں کھینچتے اور اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ جو کچھ اللہ اور رسول نے فرمایا ہے وہ سب کچھ ہوگا لیکن ایسے پاک طور پر کہ جو خدا تعالیٰ کے تقدس اور تنزّہ اور اس کی تمام صفات کاملہ کے منافی اور مغائر نہ ہو۔ بہشت تجلّی گاہِ حق ہے۔ یہ کیوں کر کہہ سکیں کہ اُس دن خدا تعالیٰ ایک مجسم شخص کی طرح بہشت سے باہر اپنا خیمہ یا یوں کہو کہ اپنا تخت بچھوا دے گا۔ بلکہ حق یہ ہے کہ اس دن بھی بہشتی بہشت میں ہوں گے اور دوزخی دوزخ میں لیکن رحم الٰہی کی تجلّی عظمٰی راستبازوں اور ایمانداروں پر ایک جدید طور سے لذّاتِ کاملہ کی بارش کر کے اور تمام سامان بہشتی زندگی کا حسّی اور جسمانی طور پر ان کو دکھلا کر اُس نئے طور کے دارالسلام میں ان کو داخل کر دے گی۔ ایسا ہی خدا تعالیٰ کی قہری تجلّی جہنم کو بھی بعد از حساب اور الزام صریح کے نئے رنگ میں دکھلا کر گویا جہنمی لوگوں کو نئے سرے جہنم میں داخل کرے گی۔ روحانی طور پر بہشتیوں کا بلا توقف بعد موت کے بہشت میں داخل ہو جانا اور دوزخیوں کا دوزخ میں گرایا جانا بتواتر قرآن شریف اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ کہاں تک ہم اس رسالہ کو طول دیتے جائیں۔ اے خداوند قادر اس قوم پر رحم کر جو کلام الٰہی کو پڑھتے ہیں لیکن وہ پاک کلام اُن کے حلق سے آگے نہیں گذرتا“۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 277 تا 279)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت طیبہ کے بعض درخشندہ پہلو

(از قلم : حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ)

بیوی بچوں سے سلوک:۔

قرآن شریف نے بار بار اور تاکید کے ساتھ مسلمانوں کو یہ تعلیم دی ہے کہ وہ اپنے اہل وعیال کے ساتھ شفقت واحسان کا سلوک کریں اور آنحضرت ﷺ حدیث میں فرماتے ہیں کہ خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ یعنی اے مسلمانو! تم میں سے خدا کی نظر میں بہترین اخلاق والا شخص وہ ہے جو اپنے اہل وعیال کے ساتھ سلوک کرنے میں سب سے بہتر ہے۔ اس معیار کے مطابق حضرت مسیح موعودؑ یقیناً ایک خَیْرُ النَّاس وجود تھے اور اپنے اہل وعیال کے ساتھ آپ کا سلوک نہایت درجہ پاکیزہ اور حسن واحسان کی خوبیوں سے معمور تھا۔ یہ مضمون اس نوعیت کا ہے کہ اس پر قلم اٹھاتے ہوئے مجھے کسی قدر حجاب محسوس ہوتا ہے مگر میں اپنے ناظرین کو یقین دلاتا ہوں کہ حضرت مسیح موعودؑ ایک بہترین خاوند اور بہترین باپ تھے اور گھر کے اس بہشتی ماحول اور اس بارے میں حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم کی وجہ سے جماعت احمدیہ کی مستورات اپنے خانگی تنازعات میں حضرت مسیح موعودؑ کو اپنا ایک زبردست سہارا اور اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے ایک نہایت مضبوط ستون خیال کرتی تھیں کیونکہ انہیں یہ یقین تھا کہ ہماری ہر شکایت نہ صرف انصاف بلکہ رحمت واحسان کے جذبات کے ساتھ سنی جائے گی۔ مجھے وہ لطیفہ نہیں بھولتا جبکہ ملکہ وکٹوریہ آنجہانی کے عہد حکومت میں ایک دفعہ ایک معزز احمدی نے کسی خانگی بات میں ناراض ہو کر اپنی بیوی کو سخت سست کہا۔ بیوی بھی حساس تھیں وہ خفا ہو کر حضرت مسیح موعودؑ کے گھر میں آ گئیں اور ہماری والدہ صاحبہ کے ذریعہ حضرت مسیح موعودؑ تک اپنی شکایت پہنچائی۔ دوسری طرف وہ صاحب بھی غصہ میں جماعت احمدیہ کے ایک نہایت معزز فرد حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کے پاس آئے اور ان کے ذریعہ حضرت مسیح موعودؑ تک اپنے حالات پہنچانے چاہے۔ حضرت مولوی صاحب مرحوم کی طبیعت نہایت ذہین اور بامذاق تھی۔ ان دوست کی بات سن کر کہنے لگے۔ ''میاں تم جانتے نہیں کہ آجکل ملکہ کا راج ہے پس میرا مشورہ ہے کہ چپکے سے اپنی بیوی کو منا کر گھر واپس لے جاؤ اور جھگڑے کو لمبا نہ کرو۔'' چنانچہ ان صاحب نے ایسا ہی کیا اور گھر کی ایک وقتی ناراضگی پھر امن اور خوشی کی صورت میں بدل گئی۔ لطیفہ اس بات میں یہ تھا کہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے جو یہ کہا کہ آجکل ملکہ کا راج ہے اس سے ان کی یہ مراد تھی کہ جہاں آجکل حکومت انگریزی کی باگ ڈور ایک ملکہ کے ہاتھ میں ہے وہاں جماعت احمدیہ کی روحانی بادشاہت میں بھی جہاں تک اس قسم کے خانگی امور کا تعلق ہے حضرت مسیح موعودؑ اپنے گھر والوں کی بات کو زیادہ وزن دیتے ہیں اور عورتوں کی ہمدردی اور ان کے حقوق کا آپ کو خاص خیال رہتا ہے۔

دوسری طرف حضرت مسیح موعودؑ کے احسان اور شفقت کا یہ نتیجہ نہیں تھا کہ ہماری والدہ صاحبہ کے دل میں حضرت مسیح موعودؑ کے ادب واحترام یا آپ کی قدر ومنزلت میں کوئی کمی آجاتی بلکہ حضرت مسیح موعودؑ کے لئے ان کا رویہ نہایت درجہ مخلصانہ اور نہایت درجہ مؤدبانہ تھا۔ چنانچہ جب حضرت مسیح موعودؑ نے خدا سے علم پا کر اپنے لئے ایک نکاح ثانی کی پیشگوئی فرمائی ....تو گو یہ پیشگوئی بعض شرائط کے ساتھ مشروط تھی مگر پھر بھی چونکہ اس وقت اس کا ظاہر پہلو یہی سمجھا جاتا تھا کہ یہ ایک نکاح کی پیشگوئی ہے اور لڑکی کے والدین اور عزیز واقارب حضرت مسیح موعودؑ کے سخت خلاف تھے تو ایسے حالات میں حضرت والدہ صاحبہ نے کئی دفعہ خدا کے حضور رو رو کر دعائیں کیں کہ ''خدایا تو اپنے مسیح کی سچائی کو ثابت کر اور اس رشتہ کے لئے خود اپنی طرف سے سامان مہیا کر دے۔'' اور جب حضرت مسیح موعودؑ نے ان سے دریافت کیا کہ ''اس رشتہ کے ہو جانے سے تو تم پر سوکن آتی ہے پھر تم ایسی دعا کس طرح کرتی ہو؟'' تو حضرت والدہ صاحبہ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ ''کچھ بھی ہو میری خوشی اسی میں ہے کہ آپ کے منہ سے نکلی ہوئی بات پوری ہو جائے۔'' اس چھوٹے سے گھریلو واقعہ سے اس بات کا اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کے بے نظیر حسن سلوک اور عدیم المثال شفقت نے آپ کے اہل خانہ پر کس قدر غیر معمولی اثر پیدا کیا تھا۔ الغرض آپ کا اپنے اہل وعیال کے ساتھ ایسا اعلیٰ سلوک تھا کہ جس کی نظیر تلاش کرنا بے سود ہے۔

دوستوں کے ساتھ سلوک:۔

حضرت مسیح موعودؑ کو اللہ تعالیٰ نے ایسا دل عطا کیا تھا جو محبت اور وفاداری کے جذبات سے معمور تھا۔ آپ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے کسی محبت کی عمارت کو کھڑا کر کے پھر اس کے گرانے میں کبھی پہل نہیں کی۔ ایک صاحب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی آپ کے بچپن کے دوست اور ہم مجلس تھے مگر آپ کے دعویٰ مسیحیت پر آ کر انہیں ٹھوکر لگ گئی اور انہوں نے نہ صرف دوستی کے رشتہ کو توڑ دیا بلکہ حضرت مسیح موعودؑ کے اشد ترین مخالفوں میں سے ہو گئے اور آپ کے خلاف کفر کا فتویٰ لگانے میں سب سے پہل کی۔ مگر حضرت مسیح موعودؑ کے دل میں آخر وقت تک ان کی دوستی کی یاد زندہ رہی اور گو آپ نے خدا کی خاطر ان سے قطع تعلق کر لیا اور ان کی فتنہ انگیزیوں کے ازالہ کے لئے ان کے اعتراضوں کے جواب میں زوردار مضامین بھی لکھے مگر ان کی دوستی کے زمانہ کو آپ کبھی نہیں بھولے اور ان کے ساتھ قطع تعلق ہو جانے کو ہمیشہ تلخی کے ساتھ یاد رکھا۔ چنانچہ اپنے آخری زمانہ کے اشعار میں مولوی محمد حسین صاحب کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:۔

قَطَعْتَ وَدَادًا قَدْ غَرَسْنَاہُ فِی الصَّبَا   وَلَیْسَ فُؤَادِیْ فِی الْوَدَادِ یُقَصِّرُ

''یعنی تو نے تو اس محبت کے درخت کو کاٹ دیا جو ہم دونوں نے مل کر بچپن میں لگایا تھا۔ مگر میرا دل محبت کے معاملہ میں کوتاہی کرنے والا نہیں ہے۔''

جب کوئی دوست کچھ عرصہ کی جدائی کے بعد حضرت مسیح موعودؑ کو ملتا تو اسے دیکھ کر آپ کا چہرہ یوں شگفتہ ہو جاتا تھا جیسے کہ ایک بند کلی اچانک پھول کی صورت میں کھل جاوے اور دوستوں کے رخصت ہونے پر آپ کے دل کو ازحد صدمہ پہنچتا تھا۔ ایک دفعہ جب آپ نے اپنے بڑے فرزند اور ہمارے بڑے بھائی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب..........کے قرآن شریف ختم کرنے پر آمین لکھی اور اس تقریب پر بعض بیرونی دوستوں کو بھی بلا کر اپنی خوشی میں شریک فرمایا تو اس وقت آپ نے اس آمین میں اپنے دوستوں کے آنے کا بھی ذکر کیا اور پھر ان کے واپس جانے کا خیال کر کے اپنے غم کا بھی اظہار فرمایا۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

مہماں جو کر کے الفت آئے بصد محبت   دل کو ہوئی ہے فرحت اور جاں کو میری راحت
پر دل کو پہنچے غم جب یاد آئے وقت رخصت   یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِی
دنیا بھی اک سرا ہے بچھڑے گا جو ملا ہے   گر سو برس رہا ہے آخر کو پھر جدا ہے
شکوہ کی کچھ نہیں جا یہ گھر ہی بے بقا ہے   یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِی

اوائل میں آپ کا قاعدہ تھا کہ آپ اپنے دوستوں اور مہمانوں کے ساتھ مل کر مکان کے مردانہ حصہ میں کھانا تناول فرمایا کرتے تھے اور یہ مجلس اس بے تکلفی کی ہوتی تھی اور ہر قسم کے موضوع پر ایسے غیر رسمی رنگ میں گفتگو کا سلسلہ رہتا تھا کہ گویا ظاہری کھانے کے ساتھ علمی اور روحانی کھانے کا بھی دسترخوان بچھ جاتا تھا۔ ان موقعوں پر آپ ہر مہمان کا خود ذاتی طور پر خیال رکھتے اور اس بات کی نگرانی فرماتے کہ ہر شخص کے سامنے دسترخوان کی ہر چیز پہنچ جاوے۔ عموماً ہر مہمان کے متعلق خود دریافت فرماتے تھے کہ اسے کسی خاص چیز مثلاً دودھ یا چائے یا پان وغیرہ کی عادت تو نہیں اور پھر حتی الوسع ہر اک کے لئے اس کی عادت کے مطابق چیز مہیا فرماتے۔ جب کوئی خاص دوست قادیان سے واپس جانے لگتا تو آپ عموماً اس کی مشایعت کے لئے ڈیڑھ ڈیڑھ دو دو میل تک اس کے ساتھ جاتے اور بڑی محبت اور عزت کے ساتھ رخصت کر کے واپس آتے تھے۔

آپ کو یہ بھی خواہش رہتی تھی کہ جو دوست قادیان میں آئیں وہ حتی الوسع آپ کے پاس آپ کے مکان کے ایک حصہ میں ہی قیام کریں اور فرمایا کرتے تھے کہ زندگی کا اعتبار نہیں جتنا عرصہ پاس رہنے کا موقعہ مل سکے غنیمت سمجھنا چاہئے۔ اس طرح آپ کے مکان کا ہر حصہ گویا ایک مستقل مہمان خانہ بن گیا تھا اور کمرہ کمرہ مہمانوں میں بٹا رہتا تھا مگر جگہ کی تنگی کے باوجود آپ اس طرح دوستوں کے ساتھ مل کر رہنے میں انتہائی راحت پاتے تھے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ وہ معززین جو آجکل بڑے بڑے وسیع مکانوں اور کوٹھیوں میں رہ کر بھی تنگی محسوس کرتے ہیں حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں ایک ایک کمرہ میں سمٹے ہوئے رہتے تھے اور اسی میں خوشی پاتے تھے۔

قادیان میں حضرت مسیح موعودؑ کے والد صاحب کے زمانہ کا ایک پھلدار باغ ہے جس میں مختلف قسم کے ثمردار درخت ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کا طریق تھا کہ جب پھل کا موسم آتا تو اپنے دوستوں اور مہمانوں کو ساتھ لے کر اس باغ میں تشریف لے جاتے اور موسم کا پھل تڑوا کر سب دوستوں کے ساتھ مل کر نہایت بے تکلفی سے نوش فرماتے۔ اس وقت یوں نظر آتا تھا کہ گویا ایک مشفق باپ کے اردگرد اس کی معصوم اولاد گھیرا ڈالے بیٹھی ہے۔ مگر ان مجلسوں میں کبھی کوئی لغو بات نہیں ہوتی تھی بلکہ ہمیشہ نہایت پاکیزہ اور اکثر اوقات دینی گفتگو ہوا کرتی تھی اور بے تکلفی اور محبت کے ماحول میں علم ومعرفت کا چشمہ جاری رہتا تھا۔ حضرت مسیح موعود کے تعلقات دوستی کے تعلق میں ایک اور بات بھی قابل ذکر ہے اور وہ یہ کہ آپ کی دوستی کی بنیاد اس اصول پر تھی کہ اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ یعنی دوستی اور دشمنی دونوں خدا کے لئے ہونی چاہئیں نہ کہ اپنے نفس کے لئے یا دنیا کے لئے۔ اسی لئے آپ کی دوستی میں امیر وغریب کا کوئی امتیاز نہیں تھا اور آپ کی محبت کے وسیع دریا سے بڑے اور چھوٹے ایک سا حصہ پاتے تھے۔

(سلسلہ احمدیہ جلد اوّل)

''یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کر لی ہے۔ ظاہر کچھ چیز نہیں۔ خدا تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے اور اسی کے موافق تم سے معاملہ کرے گا''۔ (کشتی نوح)

بچوں کو وقت دیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''تمام احمدی بچوں کی تربیت کے لئے بھی عموماً ہماری خواتین کو بھی اپنے علم میں اضافے کی ساتھ ساتھ اپنے بچوں کو بھی وقت دینے کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ اور اس کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اجلاسوں میں اجتماعوں میں، جلسوں میں آکر جو سیکھا جاتا ہے وہیں چھوڑ کر چلے نہ جایا کریں۔ یہ تو بالکل جہالت کی بات ہوگی کہ جو کچھ سیکھا ہے وہ وہیں چھوڑ دیا جائے۔ تو عورتیں اس طرف بہت توجہ دیں اور اپنے بچوں کی طرف بھی خاص طور پر توجہ دیں۔''

(خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 423)

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،

گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر48

شیخ عبدالقادر المغربی کی وفات

1956ء کے سال میں عرب دنیا کے ایک مشہور عالم دین الشیخ عبدالقادر بن مصطفیٰ المغربی انتقال کر گئے۔آپ طرابلس الشام میں پیدا ہوئے مگر تحصیل علم کے بعد مستقل طور پر دمشق میں بودوباش اختیار کرلی۔

الشیخ المغربی نہایت بلند پایہ عالم،''**مجمع العلمی العربی**'' کے نائب رئیس اور یونیورسٹی میں ادب عربی کے استاذ تھے۔

1924ء میں جب حضرت مصلح موعودؓ دمشق تشریف لے گئے تو الشیخ المغربی کے ساتھ تفصیلی ملاقات اور گفتگو کا بیان گزر چکا ہے۔باوجود اختلاف افکار وعقائد شیخ صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ سے عقیدت کا تعلق برقرار رکھا۔اس وجہ سے حضرت مصلح موعودؓ بھی آپ کو ایک قابل قدر اچھا دوست سمجھتے تھے۔اسی لئے حضرت سیدزین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب اور مولانا جلال الدین شمس صاحب کو دمشق روانہ کرتے وقت ہدایت فرمائی کہ:

''مغربی میرا قابل قدر قدیم دوست ہے ان سے مجھے اپنے تعلقات کو استوار رکھنا ہوگا۔''

حضرت سیدزین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب سے بھی آپ کے گہرے تعلقات تھے۔ایک دفعہ آپ نے حضرت شاہ صاحب کو سیر کے دوران فرمایا:

''آیئے ہم دونوں تصویر کھچوائیں اور دوستی کا اقرار قرآن مجید پر ہاتھ رکھتے ہوئے کریں کہ ہم دونوں قرآن مجید کی خدمت کریں گے۔''

چنانچہ دونوں نے یہ عہد کیا۔

اس عہد کو نبھاتے ہوئے موصوف نے اپنی آخری عمر میں قرآن کریم کے آخری پارہ کی تفسیر شائع کی۔

جب حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحبؓ نے ایک رسالہ''الحقائق عن الأحمديه'' کے عنوان سے شائع کیا تو الشیخ المغربی مرحوم نے اس کا جواب لکھنا چاہا مگر نہ لکھ سکے اور دل سے صداقت احمدیت کے قائل ہو گئے۔اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے حضرت شاہ صاحب کو بتایا:

''تفسیریں اور حدیثیں اپنی لائبریری سے اس نیت سے میز پر لاکر رکھیں کہ اس رسالہ کی تردید کل شائع کردوں گا۔چنانچہ پڑھنے کے بعد ردّ لکھنے بیٹھا،کبھی لکھتا اور یہ دیکھ کر کہ وہ درست نہیں ہے اسے پھاڑ دیتا۔اسی طرح پھٹے ہوئے کاغذوں کا ایک انبار جمع ہوگیا پھر انہوں نے انگیٹھی کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ وہ ڈھیر دیکھو! ساری رات کوشش کی،کبھی **الحقائق عن الأحمديه** کو دیکھتا کبھی حدیثوں کو اور کبھی تفسیروں کو۔میری بیوی مجھ سے کہنے لگی کیا پاگل ہو گئے ہو؟ آرام کرو۔لیکن مجھے نیند کہاں آتی۔آخر جب صبح کی اذان ہوئی اور أشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـه کے الفاظ گونجے تو میرے دل نے کہا کہ صداقت کا مقابلہ باطل سے کرنا درست نہیں۔ میرے دوست زین العابدین نے جو کچھ لکھا ہے ٹھیک لکھا ہے۔دل میں یہ کہہ کر نماز پڑھی اور اطمینان ہوگیا۔ اس واقعہ کے بعد انہوں نے فرمایا: ''تبلیغ کا کام آزادی سے کریں۔''

اگرچہ اپنی زندگی میں آپ نے کھلے طور پر احمدیت کے ساتھ وابستگی کا اعلان نہیں کیا مگر یہ حقیقت ہے کہ ان کے دل میں احمدیت کی صداقت رچ گئی تھی۔

(الفضل 6/ جولائی 1956صفحہ3-4خلاصہ مضمون حضرت سید زین العابدین شاہ صاحب بحوالہ تاریخ احمدیت جلد18 صفحہ 352تا354)

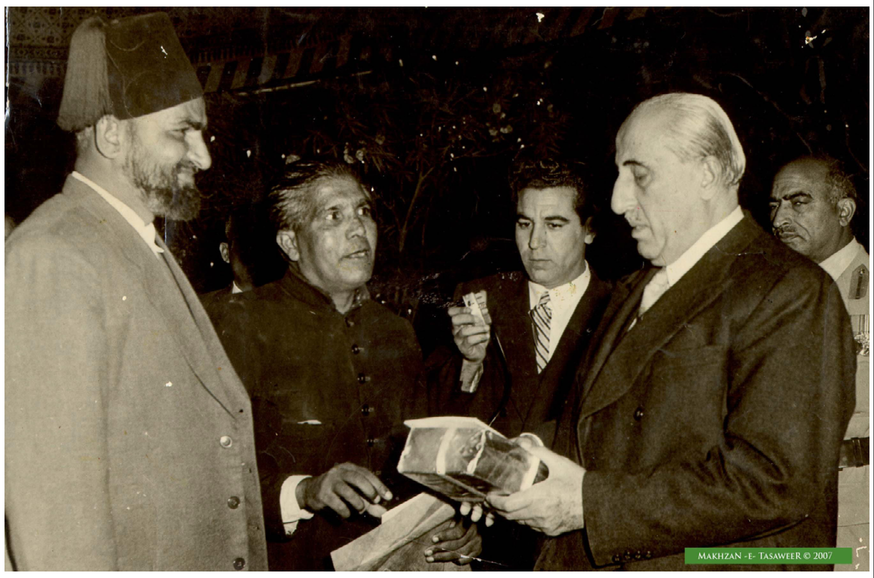

مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب اور جماعت احمدیہ کے بعض احباب
صدر شام شکری القوتلی صاحب کی خدمت میں قرآن کریم کا تحفہ پیش کررہے ہیں

احمدیہ وفد کی الجزائری لیڈروں سے ملاقات

23/ جولائی1956ء کو احمدیہ انٹرنیشنل پریس ایسوسی ایشن کے ایک نمائندہ وفد نے الجزائر کے لیڈر علامہ بشیر الابراہیمی اور احمد بودہ سے لائلپور(فیصل آباد) میں ملاقات کی اور الجزائر کی آزادی کی کوششوں میں ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا۔

یہ وفد مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری (مدیر ''الفرقان'') عبدالوہاب صاحب (نمائندہ ''ٹروتھ'') قریشی عبدالرحمٰن صاحب(نمائندہ''Message'')اور ملک سیف الرحمٰن صاحب(مفتی سلسلہ)پر مشتمل تھا۔

(الفضل 26/جولائی1056 صفحہ1 و8)

صدر شام،شکری القوتلی کو تحفہ قرآن

شکری القوتلی مشہور سیاسی مدبر تھے اور شام کو فرانسیسی استعمار سے آزادی کے بعد ملک شام کے پہلے صدر منتخب ہوئے ۔ بعد ازاں کئی بار انتخاب میں کامیاب ہوئے۔آپ کا آخری انتخاب1955ء میں ہوا۔آپ اتحاد شام ومصر کے زبردست حامیوں میں سے تھے مگر بعض حالات کے باعث یہ اتحاد قائم نہ رہ سکا اور آپ نے سیاست سے علیحدگی اختیار کرلی۔جب آپ جنوری1957ء میں مشرقی ومغربی پاکستان کے دورہ پر تشریف لائے تو جماعت احمدیہ ڈھاکہ کے ایک وفد نے جناب عبدالقادر صاحب مہتہ ابن بھائی عبدالرحمٰن قادیانیؓ کی زیر قیادت مؤرخہ 16/جنوری1957ء کو گورنمنٹ ہاؤس میں ان سے ملاقات کی اور ان کی خدمت میں انگریزی ترجمہ قرآن کا تحفہ پیش کیا۔یہ تحفہ ایک نہایت خوبصورت بکس میں جو اس غرض کے لئے خاص طور پر تیار کیا گیا تھا ان کی خدمت میں پیش کیا گیا۔صندوقچے میں چاندی کی ایک تختی پر صدر موصوف کا نام کندہ تھا۔نیز اس پر ایک طرف ممبران وفد کے نام درج تھے۔علاوہ ازیں صدر موصوف کی خدمت میں اس موقعہ پر عربی زبان میں نہایت نفاست سے فریم کیا ہوا خوش آمدید کا ایک ایڈریس بھی پیش کیا گیا۔

ایڈریس کا خلاصہ یہ تھا کہ:

جماعت احمدیہ اگرچہ بلحاظ تعداد ایک چھوٹی سی جماعت ہے تاہم اس نے دنیا میں آنحضرت ﷺ کے لائے ہوئے دین کو سربلند کرنے اور اس کی اشاعت کا فریضہ ادا کرنے کے سلسلہ میں ایک عظیم ذمہ داری اپنے کندھوں پر اٹھائی ہوئی ہے۔اس جماعت کے افراد اپنے موجودہ امام حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد کی زیر ہدایت روحانیت کی پیاسی دنیا کے دور دراز علاقوں تک دین حق کے نور کو پھیلانے میں مصروف ہیں، نہ افریقہ کے بیابان جنگل اور تپتے ہوئے صحرا جہاں نئی تہذیب اور نئے تمدن کا ابھی سایہ بھی نہیں پڑا ان کی پہنچ سے باہر ہیں اور نہ مغرب کے وہ متمدن شہر جنہیں اپنی مادی اور رسائنسی ترقی پر ناز ہے ان کے دائرہ عمل سے خارج ہیں۔مشرق ومغرب میں دین حق کو سربلند کرنے کی ایک سعی پیہم ان کا طرّہ امتیاز ہے۔

اس وقت جماعت کے سینکڑوں اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوانوں نے جو پاکستانیوں ،عربوں،جرمنوں، امریکیوں اور دوسری قوموں کے افراد پر مشتمل ہیں خدمت دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف کررکھی ہیں۔ایسے ایثار پیشہ نوجوانوں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہورہا ہے اور وہ دنیا کے دور دراز علاقوں میں خدمت دین کا فریضہ ادا کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ان کا ایک ہی مقصد ہے اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کا پیغام روئے زمین پر بسنے والی تمام قوموں تک پہنچ جائے اور وہ سماجی انصاف اور اخوت ومساوات کی اسلامی تعلیم سے کماحقہ واقف ہو کر اس کو اپنانے پر آمادہ ہوجائیں۔اسی غرض کے پیش نظر جماعت احمدیہ نے دنیا کی تمام اہم زبانوں میں قرآن مجید کا ترجمہ کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے۔

علاوہ ازیں دنیا کے مختلف علاقوں میں مساجد تعمیر ہورہی ہیں۔آپ دوستی اور اخوت کے ان رشتوں کو اور زیادہ مستحکم کرنے کی غرض سے تشریف لائے ہیں جو اسلام کی بعثت کے وقت سے ہمارے اور آپ لوگوں کے درمیان قائم چلے آرہے ہیں۔ہم سب ایک ہی جسم یعنی ملت کے مختلف اعضاء ہیں۔ہم سب کا دین ایک، کتاب ایک ،قبلہ ایک ہے اور ہم سب اللہ تعالیٰ کے ایک ہی رسول کی امت اور اسکے تابع فرمان ہیں۔

ہم ہیں آنحترم کے انتہائی مخلص

ممبران وفد جماعت احمدیہ

(1) عبدالقادر مہتہ (قائد وفد) (2) چوہدری مختار احمد (3) ملک محمد طفیل (4) خواجہ عبدالکریم (5) دولت احمد خادم (6) مولوی غلام احمد مربی انچارج۔

(الفضل 21/ جنوری1957ء صفحہ 1 ، 7)

ربوہ سے رسالہ''البُشریٰ'' کا اجراء

مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری نے جنوری 1935ء میں حیفا (فلسطین) سے ماہنامہ''البشریٰ'' جاری فرمایا تھا۔آپ نے اکتوبر 1957ء سے ربوہ میں بھی اسی نام سے ایک عربی رسالہ کا آغاز فرمایا اور پرنسپل جامعہ احمدیہ جناب سید داؤد احمد صاحب کو پیشکش کی کہ اگر البشریٰ پسند ہو تو جامعہ احمدیہ اسے بخوبی اپنا سکتا ہے۔آخر جامعہ ہمارا جامعہ ہے اور ہم جامعہ کے۔

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت اقدس میں جب یہ تجویز پیش ہوئی تو حضور نے اس امر کی بخوشی اجازت مرحمت فرمادی اور یہ رسالہ وسط جنوری1959ء سے پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ کی نگرانی میں آگیا اور ملک مبارک احمد صاحب استاذ الجامعہ اس کے مدیر مقرر ہوئے۔مئی 1959ء میں اس کا پہلا شمارہ نئے انتظام کے تحت منصّہ شہود پر آیا جو ظاہری اور باطنی خوبیوں کا مرقع تھا۔اس کے معیاری اور بلند پایہ مضامین اور نفیس طباعت اور بہترین دبیزی کاغذ کو دیکھ کر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے غایت درجہ خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

رسالہ''البُشریٰ'' مرکز احمدیت کا واحد عربی رسالہ تھا۔اور اس نے سید میر داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ کی خصوصی سرپرستی اور ملک مبارک احمد صاحب کی مثالی ادارت میں شاندار اور ناقابل فراموش علمی خدمت سرانجام دی اور حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت مصلح موعودؓ کی متعدد مقدس تحریرات کو نہایت فصیح وبلیغ اور بامحاورہ عربی میں منتقل کرکے انہیں عرب ممالک کے بلند پایہ علمی حلقوں تک پہنچایا۔ چنانچہ ''البشریٰ''میں''کشتی نوح''اور''الوصیت'' کے اقتباسات کے علاوہ''سراج الدین عیسائی کے چار

سوالوں کا جواب'' کا مکمل عربی ترجمہ اشاعت پذیر ہوا اسی طرح حضرت مصلح موعودؓ کی تصنیف تفسیر کبیر اور **دعوۃُ الأمیر** کے بعض حصوں کا نیز دعوت اتحاد اور رحمۃ للعالمین کا مکمل عربی ترجمہ اس میں چھپا۔ علاوہ ازیں مندرجہ اہل قلم بزرگوں اور نوجوانوں کے بلند پایہ مضامین بھی اس میں اشاعت پذیر ہوئے:

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب، حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب، مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری، شیخ نور احمد صاحب منیر، شیخ عبدالقادر صاحب محقق عیسائیت، مولوی بشارت احمد صاحب بشیر، سید عبدالحی شاہ صاحب، شیخ ناصر احمد صاحب مبلغ سوئٹزرلینڈ، صوفی محمد اسحاق صاحب سابق مبلغ لائبیریا۔ قاضی محمد اسلم صاحب صدر شعبہ نفسیات کراچی یونیورسٹی۔ مولوی جمیل الرحمٰن صاحب، مولوی محمد یعقوب صاحب امجد۔

بیرونی ممالک کے احمدیوں میں سے خالد وتلف (جرمنی) عبد السلام میڈیسن (ڈنمارک) الأستاذ رشدی باکیر البسطی (سابق صدر جماعت حیفا) اور السید عبدالحمید خورشید (مصر) کی نگارشات بھی رسالہ کی زینت بنیں۔

(تاریخ احمدیت جلد18 صفحہ736-737)

متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر کا مکتوب سید منیر الحصنی کے نام جو اخبار ''صَوتُ العرب'' میں بھی شائع ہوا

مئی 1958ء میں احمدیہ مشن شام کے انچارج السید منیر الحصنی صاحب نے جمال عبدالناصر صدر متحدہ عرب جمہوریہ کی خدمت میں سلسلہ احمدیہ کا عربی لٹریچر بھیجا۔ جس پر انہوں نے 11/مئی 1958ء کو شکریہ پر مشتمل مکتوب لکھا جس کا متن شام کے مشہور اخبار ''صوت العرب'' نے 15/مئی 1958ء کی اشاعت میں دیا۔ چنانچہ لکھا:-

ممثل الطائفة الأحمدية

يتلقى كتابا رفيعا من سيادة

الرئيس جمال عبدالناصر

كان السيد منير الحصنى ممثل الطائفة الأحمديه فى دمشق أهدى سيادة الرئيس جمال عبدالناصر بعض الكتب الأحمدية فأجابه سيادته على هديته بمايلى:

بسم الله الرحمن الرحيم

رياسة الجمهورية

مكتب الرئيس

السيد منير الحصنى الاحمدى

سورية تحية طيبة وبعد،

أشكر لك إهداءك إلىّ كتابيك "المودودى فى الميزان" و"الشيخ الأكبر محي الدين بن عربي وبقاء النبوة" من تأليفك وكتاب" فلسفة الأصول الإسلامية" الذى قمت بنشره وأرجو أن ينتفع الناس بالكتب القيمة۔

وفقنا الله جميعًا وسدد خطابا والله أكبر والعزة للعرب۔

القاهرة فى ١١/٥/١٩٥٨ء

رئيس الجمهورية

جمال عبدالناصر

ترجمہ:- جماعت احمدیہ کے نمائندے کے نام صدر جمال عبدالناصر کا خط۔

دمشق میں جماعت احمدیہ کے نمائندے السید منیر الحصنی نے متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر جمال عبدالناصر کی خدمت میں اپنی جماعت کی بعض کتب ارسال کی تھیں جس پر صدر موصوف نے مندرجہ ذیل جواب مکتوب لکھا:

بسم الله الرحمن الرحيم

السيد منير الحصنى الاحمدى

بعد از آداب مَیں آپ کا شکرگزار ہوں کہ آپ نے مجھے اپنی کتابیں ''المودودى فى الميزان'' اور ''الشيخ الاكبر محى الدين ابن عربى و بقاء النبوة'' بھجوائی ہیں۔ اسی طرح ''فلسفة الاصول الاسلاميه'' بھی جو آپ نے شائع کی ہے۔ مَیں امید کرتا ہوں کہ عوام ان قابلِ قدر کتابوں سے فائدہ اٹھائیں گے۔ خدا ہم سب کو نیکیوں کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں راستی پر قائم رکھے۔ واللہ اکبر والعزة للعرب

القاہرہ

رئیس الجمہوریہ

جمال عبدالناصر

(از الفضل 17/جولائی 1958ء صفحہ 2)

(باقی آئندہ)

نماز باجماعت اور تہجد کے قیام کی تحریک

1942ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں یہ افسوسناک اطلاعات موصول ہوئیں کہ قادیان کے بعض احمدی نمازوں میں سست ہیں۔ حضور نے 5 جون 1942ء کو خاص طور پر اسی مسئلہ پر ایک خطبہ ارشاد فرمایا جس میں نماز باجماعت کی شرعی اہمیت واضح کرنے کے بعد انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کا فرض مقرر فرمایا کہ وہ قادیان میں اس امر کی نگرانی رکھیں کہ نمازوں کے اوقات میں کوئی دکان کھلی نہ رہے اور نماز کے متعلق ہر شخص اپنے ہمسائے کی اس طرح جاسوسی کرے جس طرح پولیس مجرموں کی جاسوسی کا کام کرتی ہے۔ نیز فرمایا کہ میں اس کے بعد ان لوگوں کو مذہبی مجرم سمجھوں گا جو نماز باجماعت ادا نہیں کریں گے۔ اور انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کو قومی مجرم سمجھوں گا کہ انہوں نے نگرانی کا فرض ادا نہیں کیا۔ اس کے ساتھ حضور نے بیرونی جماعتوں کو بھی توجہ دلائی کہ ''انہیں بھی اپنے بچوں اور نوجوانوں اور عورتوں اور مردوں کو نماز باجماعت کی عادت ڈالنی چاہئے۔ اگر اس بات میں وہ کامیاب نہیں ہو سکتے تو وہ ہرگز خدا تعالیٰ کے حضور سرخرو نہیں ہو سکتے چاہے وہ کتنے ہی چندے دیں اور چاہے وہ کتنے ہی ریزولیوشن پاس کر کے بھجوا دیں''۔

(الفضل 7 جون 1942ء صفحہ 2،1)

نماز جنازہ حاضر

سیدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ 30/مئی 2009ء بروز ہفتہ قبل از نماز ظہر مسجد فضل لندن کے احاطہ میں مکرم عبدالغنی صاحب (آف کراچی) کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

مرحوم 26/مئی 2009ء کو 90 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ جلسہ سالانہ یوکے میں شمولیت اور حضور انور سے ملاقات کی غرض سے اپنے بیٹے کے پاس یہاں آئے ہوئے تھے۔ آپ کا جنازہ تدفین کے لئے ربوہ لے جایا گیا۔

نماز جنازہ غائب:

اس کے ساتھ ہی درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔

(1) محترمہ مسعودہ بیگم صاحبہ (اہلیہ محترم رشید احمد خان صاحب آف لاہور)

مرحومہ معدہ کی تکلیف سے کچھ عرصہ بیمار رہ کر مورخہ 20/اپریل 2009ء کو 81 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ حضرت حمیدہ بیگم صاحبہ کی منجھلی بیٹی اور حضرت منشی دیانت خان صاحب صحابی حضرت مسیح موعود کی بڑی بہو تھیں۔ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، قرآن سے عشق کرنے والی بہت صابرہ، شاکرہ، قناعت پسند اور دعاگو بزرگ خاتون تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم ظہیر احمد خان مربی سلسلہ شعبہ ریکارڈ دفتر PS لندن کی والدہ تھیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

(2) مکرم حفیظ الدین صاحب ایڈووکیٹ ساہیوال۔

مرحوم 19/اپریل 2009ء کو حرکت قلب بند ہونے سے وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے لمبا عرصہ جماعت کی خدمت کی توفیق پائی۔ ساہیوال کیس کی بطور وکیل پیروی کرتے رہے اور خود بھی اس کیس میں اسیر راہ مولیٰ ہونے کی سعادت پائی۔ آپ چوہدری غلام حسین صاحب مرحوم (آف جھنگ) کے پوتے، مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی اہلیہ کے بھتیجے اور مکرم شیخ مبارک احمد صاحب مرحوم (سابق امام مسجد فضل لندن) کے داماد تھے۔

(3) مکرمہ رسول بی بی صاحبہ۔

مرحومہ مئی 2009ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت صوفی علی محمد صاحب رضی اللہ عنہ کی بہو تھیں۔ عبادت گزار اور دعا گو خاتون تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

(4) مکرم مبشر احمد چیمہ صاحب (آف ہمبرگ جرمنی)

مرحوم جرمنی سے ربوہ گئے ہوئے تھے کہ مختصر علالت کے بعد وہیں 28/مارچ 2009ء کو وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کا جماعت کے ساتھ اخلاص اور وفا کا تعلق تھا اور بہت تعاون کرنے والے مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے۔ آپ مکرم مبارک احمد بسراء صاحب مربی سلسلہ آکسفورڈ کے بہنوئی تھے۔

(5) مکرمہ خالدہ خانم صاحبہ (اہلیہ مکرم ملک منصور احمد عمر صاحب آف گوجرانوالہ)

مرحومہ 4/نومبر 2008 کو 52 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ بہت سادہ طبیعت کی نیک مخلص خاتون تھیں۔ خدمت انسانیت میں ہمیشہ پیش پیش رہتی تھیں۔ چندہ جات بروقت ادا کرتیں اور کسی اضافی چندہ کی تحریک ہوتی تو اس میں بھی شوق سے حصہ لیتی تھیں۔ صوم وصلوۃ کی پابند اور خلافت سے وابستگی اور اطاعت میں نمایاں تھیں۔

(6) مکرم مرزا محمد لطیف صاحب (آف دارالنصر غربی حلقہ اقبال ربوہ)

مرحوم 10/دسمبر 2008 کو 80 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے ریٹائرمنٹ کی زندگی بڑی قناعت اور صبر وشکر سے گزاری۔ بڑے ملنسار، مرنجا مرنج طبعیت کے مالک اور احمدیت سے بے حد پیار کرنے والے بزرگ انسان تھے۔۔ چندہ عام کے علاوہ مالی تحریکات میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ آپ مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب (کارکن وقف جدید) کے والد تھے۔

(7) مکرمہ ہاجرہ صدیقہ صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب آف دارالنصر غربی حلقہ اقبال ربوہ)

مرحومہ 14 دسمبر 2008 کو 86 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ صوم وصلوۃ کی پابند نیک خاتون تھیں۔ خاندان میں اکیلی احمدی تھیں۔ آخر دم تک بڑی استقامت کے ساتھ اپنے عہد بیعت پر قائم رہیں۔

(8) عزیزم ارمغان احمد (ابن مکرم مرزا محمد ارشد صاحب آف ربوہ)

مرحوم 26۔اپریل 2009ء کو سانس کی تکلیف ہوئی تو فوری طور پر انہیں فضل عمر ہسپتال لے جایا گیا جہاں آپ وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم کی عمر 16 سال تھی اور اس سال میٹرک کا امتحان دے کر فارغ ہوئے تھے۔

اللہ تعالیٰ سب مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

الفضل انٹرنیشنل میں

اشتہار دے کر

اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

(مینیجر)

خطبہ جمعہ

قرآن کریم کی تعلیم پر غور اور عمل ہدایت اور عرفان الٰہی کی نئی سے نئی راہیں کھولتا ہے

جب ایک انسان مومن ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ کو سب طاقتوں کا سرچشمہ یقین کرنا چاہئے۔

اللہ ہی تمام صفات کا جامع اور تمام قدرتوں کا مالک ہے۔ اور اس ناطے وہی اس بات کا حقدار ہے کہ اس کی عبادت کی جائے اور تمام جھوٹے خداؤں سے بچتے ہوئے صرف اسی واحد خدا کے سامنے جھکا جائے۔

(آیت الکرسی میں مذکور مختلف مضامین کے حوالہ سے اہم نصائح)

(میاں لئیق احمد طارق صاحب آف فیصل آباد، مکرم غلام مصطفیٰ صاحب، مکرمہ ممتاز بیگم صاحبہ اہلیہ نثار احمد صاحب آف چنائی انڈیا۔ مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب مرحوم آف کھاریاں اور مکرم جعفر احمد خان صاحب ابن مکرم نواب عباس احمد خان صاحب کی نماز جنازہ اور مرحومین کے شمائل کا تذکرہ)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 5/جون 2009ء بمطابق 5/احسان 1388 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیکَ لَہٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ۔ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ۔ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ۔ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ۔ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ۔ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ۔ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ۔ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا۔ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ (البقرة:256)

اس آیت کا ترجمہ ہے کہ اللہ، اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ ہمیشہ زندہ رہنے والا اور قائم بالذات ہے۔ اسے نہ تو اونگھ پکڑتی ہے اور نہ نیند۔ اسی کے لئے ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین ہے۔ کون ہے جو اس کے حضور شفاعت کرے مگر اس کے اِذن کے ساتھ۔ وہ جانتا ہے جو اس کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے۔ اور وہ اس کے علم کا کچھ بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ چاہے۔ اسی کی بادشاہت آسمانوں اور زمین پر ممتد ہے۔ اور ان دونوں کی حفاظت اسے تھکاتی نہیں۔ اور وہ بہت بلند شان اور بڑی عظمت والا ہے۔

یہ آیت جس کی مَیں نے تلاوت کی جیسا کہ ہم جانتے ہیں اس کا نام آیت الکرسی ہے، یہ آیت الکرسی کہلاتی ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہر چیز کا ایک چوٹی کا حصہ ہوتا ہے اور قرآن کریم کی چوٹی کا حصہ سورۃ البقرہ ہے اور اس میں ایک ایسی آیت ہے جو قرآن کریم کی سب آیات کی سردار ہے۔ اور وہ آیت الکرسی ہے۔

(سنن الترمذی کتاب فضائل القرآن باب ما جاء فی فضل سورة البقرة وآیة الکرسی حدیث نمبر 2878)

اسی طرح یہ بھی روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص سورۃ البقرۃ کی دس آیات پڑھ کر سوئے صبح تک اس کے گھر میں شیطان نہیں آتا۔ ان آیات میں سے ایک آیت، آیت الکرسی ہے۔

(سنن الدارمی کتاب فضائل القرآن باب فضل اول سورة البقرة وآیة الکرسی حدیث نمبر 3383)

آنحضرت ﷺ کا یہ فرمانا صرف اسی حد تک نہیں ہے کہ پڑھ لی اور سو گئے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس آیت کو اور ان آیات کو غور سے پڑھا جائے۔ ان پر غور کیا جائے۔ ان کے معانی پر غور کیا جائے۔ پھر انسان اپنا جائزہ لے اور دیکھے کہ کس حد تک ان پر عمل کرتا ہے، کس حد تک اس میں پاک تبدیلیاں ہیں اور جائزہ لینے کے بعد جو بھی صورت حال سامنے آئے، یہ عہد کرے کہ آئندہ سے یہ پاک تبدیلیاں مَیں اپنے اندر پیدا کروں گا۔ پھر یہ چیز ہے جو شیطان سے دُور کرتی ہے۔

جن دس آیتوں کا ذکر کیا گیا ہے ان میں سے چار آیات جو ہیں وہ سورۃ البقرہ کی پہلی چار آیات ہیں۔ جن میں ایک مومن کی پاکیزہ عملی زندگی کا نقشہ کھینچا گیا ہے اور جیسا کہ مَیں نے کہا ایک آیت، آیت الکرسی ہے اور اس کے ساتھ کی دو آیات ہیں جن میں صفات باری کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ پھر سورۃ البقرہ کی آخری تین آیات ہیں جن میں سے آخری آیت کی وضاحت مَیں نے گزشتہ جمعہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر کی روشنی میں کی تھی۔ گو اس وقت مضمون تو آیت الکرسی کا ہی بیان ہو گا لیکن اس سے پہلے سورۃ بقرہ کی پہلی چار آیات میں سے الٓمّٓ۔ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو تفسیر بیان فرمائی ہے اس کا ایک اقتباس مَیں پڑھوں گا۔ جو اللہ تعالیٰ کے پاک کلام قرآن کریم کی وسعتوں کی طرف، اس کو سمجھنے کی طرف ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ اور اس کو ذہن میں رکھتے ہوئے قرآن کریم کو سمجھنا آسان بھی ہے اور انسان صحیح طرح سمجھ سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: "جب تک کسی کتاب کے علل اربعہ کامل نہ ہوں وہ کامل کتاب نہیں کہلا سکتی"۔ علل اربعہ کا مطلب ہے کہ چار بنیادی خصوصیات۔ اگر یہ چار بنیادی صفات کامل ہوں تب ہی وہ کتاب کامل کہلا سکتی ہے۔

آپؑ فرماتے ہیں: "اس لئے خدا تعالیٰ نے ان آیات میں قرآن شریف کے علل اربعہ کا ذکر فرما دیا ہے اور وہ چار ہیں۔ (1) علت فاعلی، (2) علت مادی، (3) علت صوری اور (4) علت غائی"۔ فرمایا کہ "ہر چہار کامل درجہ پر ہیں۔ پس الٓمّٓ علّت فاعلی کے کمال کی طرف اشارہ کرتا ہے جس کے معنی ہیں کہ اَنَا اللّٰهُ اَعْلَمُ۔ یعنی کہ مَیں جو خدائے عالم الغیب ہوں مَیں نے اس کتاب کو اتارا ہے۔ پس چونکہ خدا اس کتاب کی علّت فاعلی ہے اس لئے اس کتاب کا فاعل ہر ایک فاعل سے زبردست اور کامل ہے"۔

(حقیقة الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 136۔ حاشیہ)

پس قرآن کریم کے کامل کتاب ہونے کی سند اور غیروں کو چیلنج ابتدا میں ہی ان تین حروف میں خدا تعالیٰ نے دے دیا۔ اس پر ایمان لانے والوں کو کسی بھی قسم کا خوف اور احساس کمتری نہیں ہونا چاہئے۔ کسی قسم کے خوف اور احساس کمتری میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں ہے کہ یہ اس خدا کا کلام ہے جس کے

کاموں کی کنہ تک بھی انسان نہیں پہنچ سکتا اور کھلا چیلنج ہے کہ قرآن کریم کی ایک سورۃ جیسی سورۃ لے کے آؤ اور اپنے ساتھ تمام مددگاروں کو ملا لو تو بھی تمام مددگاروں سمیت نہیں لا سکتے۔ بہرحال اس بات کی تفصیل میں تو مَیں نہیں جا رہا۔ مختصر یہ کہ قرآن کریم کامل کتاب اس لئے ہے کہ اس کو اتارنے والا کامل اور سب قدرتوں اور طاقتوں کا مالک اور عالم الغیب خدا ہے۔

دوسری بات یہ فرمائی کہ: ’’علت مادی کی طرف اشارہ کرتا ہے یہ فقرہ کہ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ یعنی یہ وہ کتاب ہے جس نے خدا کے علم سے خلعت وجود پہنا ہے اور اس میں کچھ شک نہیں کہ خدا تعالیٰ کا علم تمام علوم سے کامل تر ہے‘‘۔ بلکہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ میرے علم کی وسعتوں کی انتہا نہیں ہے۔ انسان اس کا احاطہ کر ہی نہیں سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کامل اور وسیع علم سے کچھ حصہ اپنے پیارے نبی ﷺ کے ذریعہ اس کتاب میں ہمیں بتایا۔

اور پھر تیسری چیز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی، فرمایا: ’’اور علّت صُوری کی طرف اشارہ کرتا ہے یہ فقرہ لَارَیْبَ فِیْہِ۔ یعنی یہ کتاب ہر ایک غلطی اور شک وشبہ سے پاک ہے۔ اور اس میں کیا شک ہے کہ جو کتاب خدا تعالیٰ کے علم سے نکلی ہے وہ اپنی صحت اور ہر ایک عیب سے مبرّا ہونے میں بے مثل و مانند ہے اور لَارَیْب ہونے میں اکمل و اتم ہے‘‘۔

پھر آپؑ نے فرمایا اور علّت غائی یعنی اس کی جو بنیادی وجہ ہے ’’علت غائی کے کمال کی طرف اشارہ کرتا ہے یہ فقرہ کہ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْن۔ یعنی یہ کتاب ہدایت کامل متقین کے لئے ہے اور جہاں تک انسانی سرشت کے لئے زیادہ سے زیادہ ہدایت ہو سکے وہ اس کتاب کے ذریعہ سے ہوتی ہے‘‘۔

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 136-137۔ حاشیہ)

ہدایت اور عرفان الٰہی کے بھی مدارج ہیں۔ پس قرآن کریم کی تعلیم پر غور اور عمل، ہدایت اور عرفان الٰہی کی نئی سے نئی راہیں کھولتا ہے۔ یہ چار باتیں قرآن پڑھتے وقت اگر ہمارے سامنے ہوں اور ان پر ایمان اور یقین ہو تو قرآن کریم کو سمجھنے اور اس کا صحیح ادراک حاصل کرنے کی طرف راہنمائی ملتی ہے۔

اب مَیں آیت الکرسی کی کچھ وضاحت کروں گا۔ اس آیت میں بھی خدا تعالیٰ کے جامع الصفات اور وسیع تر ہونے کا مضمون ہے۔ اس آیت کی ابتدا ہی اللہ تعالیٰ کے نام سے ہوتی ہے۔ اللہ کیا ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’اللہ جو خدائے تعالیٰ کا ذاتی اسم ہے اور جو تمام جمیع صفات کا مستجمع ہے‘‘۔ فرمایا ’’کہتے ہیں کہ اسم اعظم یہی ہے اور اس میں بڑی بڑی برکات ہیں۔ لیکن جس کو وہ اللہ یاد ہی نہ ہو وہ اس سے کیا فائدہ اٹھائے گا‘‘۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 63 جدید ایڈیشن)

پس جب ایک انسان مومن ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ کو سب طاقتوں کا سرچشمہ یقین کرنا چاہئے اور اسے تمام صفات کا اس حد تک احاطہ کئے ہوئے سمجھنے پر ایمان ہونا چاہئے، جہاں تک انسان کے فہم و ادراک کی رسائی نہیں ہو سکتی۔ جو بے کنار ہے اور جب یہ ایمان ہو گا تو تبھی ہر موقع پر خدا تعالیٰ یاد رہے گا۔ بہت سی برائیوں میں انسان اس لئے مبتلا ہو جاتا ہے یا اللہ تعالیٰ کے احکامات کے بجا لانے میں حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں سستی اس لئے ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر وقت انسان کو یاد نہیں رہتا۔ انسان بھول جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہر لحہ اور ہر آن مجھ پر نظر ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ’’خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ مَیں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں، ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں۔ اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے‘‘۔

(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 309)

تو یہ کم از کم کوشش ہے جو ہمیں اپنے اللہ پر ایمان لانے اور پھر ترقی کی طرف قدم بڑھانے کے لئے کرنی چاہئے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔

اس آیت میں جو اللہ تعالیٰ نے اس طرح شروع کیا کہ اَللّٰہُ لَآ اِلٰـہَ اِلاَّ ھُوَ۔ یعنی صرف اللہ کو دیکھو کہ وہی تمہارا معبود ہے اس کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے۔ یہ واضح فرما دیا کہ اللہ ہی تمام صفات کا جامع اور تمام قدرتوں کا مالک ہے اور اس ناطے وہی اس بات کا حقدار ہے کہ اس کی عبادت کی جائے اور تمام جھوٹے خداؤں سے کنارہ کشی کرتے ہوئے، بچتے ہوئے، صرف اسی واحد خدا کے سامنے جھکا جائے۔

فرمایا کہ اس واحد خدا کے سامنے جھکو گے تو پھر ہی دنیا و آخرت کے انعامات سے فیض پا سکتے ہو۔ دنیا میں ہر چیز کا بدل مل سکتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کا کوئی بدل نہیں ہے۔ جب اس کا بدل نہیں ہے تو پھر بیوقوفی ہے کہ اسے چھوڑ کر کہیں اور جایا جائے۔ یا عارضی طور پر ہی اپنی ترجیحات کو بدل دیا جائے۔ ایک دہریہ تو یہ کہہ سکتا ہے کہ مَیں کیونکہ خدا کو نہیں مانتا اس لئے مَیں کیوں اس کے در پر حاضر ہو جاؤں۔ لیکن ایک مسلمان جب یہ دعویٰ کرتا ہے کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اور پھر دنیاوی ذریعوں کو خدا سے زیادہ اہمیت دیتا ہے تو یہ یقیناً اس کی بدقسمتی ہے۔

اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’وہ خدا جو لاشریک ہے جس کے سوا کوئی بھی پرستش اور فرمانبرداری کے لائق نہیں ہے۔ یہ اس لئے فرمایا کہ اگر وہ لاشریک نہ ہو تو شاید اس کی طاقت دشمن کی طاقت غالب آ جائے۔ اس صورت میں خدائی معرض خطرہ میں رہے گی‘‘۔ (اللہ تعالیٰ کا مقام اور اس کی قدرتیں خطرے میں پڑ جائیں گی۔) ’’اور یہ جو فرمایا کہ اس کے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں اس سے یہ مطلب ہے کہ وہ ایسا کامل خدا ہے جس کی صفات اور خوبیاں اور کمالات ایسے اعلیٰ اور بلند ہیں کہ اگر موجودات میں سے بوجہ صفات کاملہ کے ایک خدا انتخاب کرنا چاہیں یا دل میں عمدہ سے عمدہ اور اعلیٰ سے اعلیٰ خدا کی صفات فرض کریں تو وہ سب سے اعلیٰ جس سے بڑھ کر کوئی اعلیٰ نہیں ہو سکتا، وہی خدا ہے جس کی پرستش میں ادنیٰ کو شریک کرنا ظلم ہے‘‘۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 372)

پس ایک مومن کے دل میں خوف خدا پیدا ہوتا ہے جب وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس فقرے کو سامنے رکھتے ہوئے کہ ’’وہی خدا ہے جس کی پرستش میں ادنیٰ کو شریک کرنا ظلم ہے‘‘، اپنے نفس کا جائزہ لیتا ہے۔ کئی باتیں ہمارے سامنے آتی ہیں، ہمارے سے روزانہ ہو جاتی ہیں جس میں ہم لاشعوری طور پر بہت سی چیزوں کو خدا تعالیٰ کا شریک بنا کر اپنے آپ پر ظلم کر رہے ہوتے ہیں۔ بھول جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارا ربّ ہے اور اس کی ربوبیت زمین و آسمان پر پھیلی ہوئی ہے۔ اللہ ہماری ایسی حالتوں کو اپنی مغفرت اور رحم کی صفات سے ڈھانپ لے۔ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّی کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ (الأنبياء :88) کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے، میں یقیناً ظالموں میں سے ہوں۔ پس اَللّٰہُ لَآ اِلٰـہَ اِلاَّ ھُو کی طرف جانے کے لئے یا صحیح راہنمائی حاصل کرنے کے لئے لَا اِلٰـہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّی کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْن کی دعا بھی بڑی اہم دعا ہے جو پڑھتے رہنا چاہئے۔

پھر اللہ تعالیٰ یہ فرمانے کے بعد کہ اللہ ہی تمہارا معبود ہے اور حقیقی معبود ہے۔ فرمایا اَلْحَیُّ الْقَیُّوْم یعنی ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے اور اپنی ذات میں قائم ہے۔ اور اَلْحَیّ ہونے کی وجہ سے صرف خود ہی ہمیشہ زندہ نہیں رہتا بلکہ تمام جانداروں کو زندگی بخشنے والا ہے۔ اور اَلْقَیُّوْم ہے، صرف خود ہی قائم نہیں ہے بلکہ کائنات کی ہر چیز کو قائم رکھنے والا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں:

’’اس آیت کے لفظی معنی یہ ہیں کہ زندہ خدا وہی خدا ہے اور قائم بالذات وہی خدا ہے۔ پس جبکہ وہی ایک زندہ ہے اور وہی ایک قائم بالذات ہے تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ ہر ایک شخص جو اس کے سوا زندہ نظر آتا ہے وہ اُسی کی زندگی سے زندہ ہے اور ہر ایک جو زمین یا آسمان میں قائم ہے وہ اسی کی ذات سے قائم ہے‘‘۔

(چشمۂ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 120)

پس اپنے زندہ اور قائم ہونے اور زندہ اور قائم رکھنے کا حوالہ دے کر مومنوں کو یہ تسلی دلا دی کہ تم دنیاوی دباؤ اور دنیاوی لالچوں کے زیر اثر کبھی نہ آنا اور جو وعدے مَیں نے مومنوں سے کئے ہیں ان پر پوری طرح یقین رکھنا۔ تمہاری نسلوں کی زندگی اور بقا بھی میرے ساتھ جڑے رہنے سے وابستہ ہے اور جماعتی زندگی اور بقا بھی میرے ساتھ جڑے رہنے سے وابستہ ہے۔ حالات کی وجہ سے دنیاوی ذرائع پر انحصار کرنے کا نہ سوچنے لگ جانا۔ میری عبادت کرتے رہو۔ میری طرف جھکے رہو تو اسی میں تمہاری زندگی ہے اور اسی میں تمہاری بقا ہے۔

ایک دوسری جگہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَتَوَکَّلْ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَایَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِہٖ (الفرقان: 59) اور تو اس پر توکل رکھ جو زندہ ہے اور سب کو زندہ رکھتا ہے کبھی نہیں مرتا اور اس کی تعریف کے

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing , Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,Wills & Probate, Criminal Litigation .
Contact: Anas A.Khan, John Thompson ,
Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panal) & David Wilson.
Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel:020 8767 5005
Branch Office :14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch:164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- *24hrs Crime Line: 07533667921*

ساتھ اس کی تسبیح کر۔ پس ایک مومن حالات کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی ذات میں کسی صفت کے بارہ میں شک میں نہیں پڑتا بلکہ مشکلات اسے حیّ و قیوم اور قادر اور مجیب خدا کے سامنے اور زیادہ جھکنے والا بناتی ہیں۔

پھر خدا تعالیٰ نے لَاتَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْم کہہ کر یہ بھی واضح فرما دیا کہ کبھی کسی مومن کے دل میں یہ خیال نہیں آنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نیند یا اونگھ کی حالت میں زندہ رکھنے اور قائم رکھنے سے غافل ہوسکتا ہے۔ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کی صفات نہ محدود ہیں، نہ ہی اسے کسی قسم کی کمزوری ان صفات سے عدم توجہگی کی طرف لے جاتی ہے۔ اس کو کسی آرام کی ضرورت نہیں۔ اس کی استعدادیں انسانی استعدادوں کی طرح نہیں ہیں جنہیں ایک وقت میں آرام اور نیند کی ضرورت ہوتی ہے۔ بلکہ وہ تو تمام قدرتوں کا مالک خدا ہے۔ اس لئے نہ ہی اسے نیند کی ضرورت ہے نہ ہی تھکاوٹ کی وجہ سے اسے اونگھ آتی ہے۔ اس لئے سوال ہی نہیں کہ وہ اپنے بندوں کی زندگی اور بقا سے کبھی غافل ہو۔ ہاں قانون قدرت کے تحت اور اس کی دوسری صفات کے تحت وہ اپنے بندوں کو امتحانوں اور آزمائشوں میں ڈالتا ہے۔ لیکن یہ بھی اس کا اعلان ہے کہ حقیقی زندگی اس کے بندوں کی ہی ہے۔ اُس کے راستے میں مرنے والے بھی ہمیشہ زندہ رہتے ہیں اور جب اس نے یہ اعلان فرمایا کہ میرے نبی کی جماعت ہی زندہ اور غالب رہنے والی ہے تو اس بات کو بھی پورا کر کے دکھایا کہ وہ زندہ رہتی ہے اور غالب رہتی ہے۔

پھر فرمایا لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ اسی کا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ اس بات پر بھی کسی کو شبہ اور شک نہیں ہونا چاہئے کہ اگرچہ اللہ تعالیٰ نے کہا تو یہی ہے کہ مَیں اور میرے رسول غالب آئیں گے۔ لیکن یہ کس طرح ہوگا، کیونکہ اگر دنیاوی لحاظ سے دیکھا جائے اور وسائل کو پیش نظر رکھا جائے تو یہ غلبہ مشکل نظر آتا ہے یا بڑی دُور کی بات نظر آتی ہے۔ لیکن جب آنحضرت ﷺ کو خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا کہ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِی (المجادلہ:22) تو باوجود نامساعد حالات کے اسے سچ کر دکھایا۔

اسی طرح جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ فرمایا ہے تو اب بھی سچ کر دکھائے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے دکھا بھی رہا ہے۔ گو انسان سوچتا ہے کہ کس طرح اور کیونکر بظاہر اسباب اور حالات کو سامنے رکھتے ہوئے غلبہ ہوگا۔ یا ہوگا بھی تو بہت دور کی بات ہے۔ اور مکمل کامیابی بہت دور کی چیز نظر آتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ یہاں فرماتا ہے کہ زمین و آسمان میں جو کچھ ہے وہ خدا تعالیٰ کے تصرف اور قبضے میں ہے۔ یہ زمین اور آسمان بغیر مالک کے نہیں ہیں دنیا میں رہنے والی ساری مخلوق اُسی کے قبضہ قدرت میں ہے اور وہ لامحدود اور وسیع تر طاقتوں کا مالک ہے اور وہ ہمیشہ دنیا پر نظر رکھے ہوئے ہے۔ زندگی اور موت، فنا اور بقا، اسی کے ہاتھ میں ہے۔ زمین کے تمام خزانے، ظاہری اور مخفی خزانے اسی کے قبضہ قدرت میں ہیں۔ پس جب اس طاقت نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ میرے رسول کی جماعت غالب آئے گی تو دنیا کی کوئی طاقت اس فیصلہ پر اثر انداز نہیں ہوسکتی۔ چاہے وہ بڑی طاقتیں ہوں یا دنیاوی حکومتیں ہوں یا نام نہاد دین کے علمبردار ہوں۔ خدا تعالیٰ کے فیصلہ نے یقیناً اور لازماً لاگو ہونا ہے۔ لیکن مومنوں کو شروع میں ہی یہ واضح کر دیا کہ یہ غلبہ اور یہ دائمی زندگی اور بقا یقیناً ان لوگوں کو ملے گی جو تمام صفات کے جامع خدا پر یقین رکھتے ہوں اور اس کی عبادت کرنے والے ہوں۔ پس آج ہر ایک احمدی کی یہ ذمہ داری ہے جسے سمجھنا ہر ایک احمدی کے لئے انتہائی ضروری ہے۔

پھر فرمایا کہ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ۔ کون ہے جو اس کے حضور سفارش کرے مگر اس کے اذن کے ساتھ۔ پس اللہ تعالیٰ کے حضور کسی کی سفارش کام نہیں آئے گی مگر صرف اسے جسے اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا یا اذن دے گا۔ اور احادیث میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا اذن ہوگا تو آپؐ سفارش کریں گے۔

آپ ﷺ کے شفیع ہونے سے کیا مراد ہے۔ اس بارہ میں مختلف حوالوں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وضاحت فرمائی ہے۔ ایک جگہ آپؑ فرماتے ہیں کہ: ”ہاں سچا شفیع اور کامل شفیع آنحضرت ﷺ ہیں جنہوں نے قوم کو بت پرستی اور ہر قسم کے فسق و فجور کی گندگیوں اور ناپاکیوں سے نکال کر اعلیٰ درجہ کی قوم بنا دیا۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 160 مطبوعہ ربوہ)

پس جب حدیث سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اذن سے آپ ﷺ شفاعت فرمائیں گے تو اس وقت ان لوگوں کی شفاعت ہوگی جو شرک سے پاک ہوں گے۔ ایک خدا کی عبادت کرنے والے ہوں گے۔ فسق و فجور سے بچنے کی کوشش کرنے والے ہوں گے۔ اور اگر چھوٹی چھوٹی کمزوریوں سے جو سرزد ہو بھی جاتی ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ بھی آپؐ کی شفاعت سے صرف نظر فرمائے گا۔

اس بات کو مزید کھول کر ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یوں فرمایا ہے کہ:

”یہ ہرگز نہ سمجھنا چاہئے کہ شفاعت کوئی چیز نہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ شفاعت حق ہے اور اس پر یہ نص صریح ہے۔ وَصَلِّ عَلَیْھِمْ۔ اِنَّ صَلٰوتَکَ سَکَنٌ لَّھُمْ (التوبۃ:103) یہ شفاعت کا فلسفہ ہے یعنی جو گناہوں میں نفسانیت کا جوش ہے وہ ٹھنڈا پڑ جاوے۔ شفاعت کا نتیجہ یہ بتایا ہے کہ گناہ کی زندگی پر ایک موت وارد ہو جاتی ہے اور نفسانی جوشوں اور جذبات میں ایک برودت آ جاتی ہے جس سے گناہوں کا صدور بند ہو کر ان کے بالمقابل نیکیاں شروع ہو جاتی ہیں“۔ (یعنی نفسانی جوشوں میں اور جذبات میں کمی آ جاتی ہے، ان میں ٹھنڈ پڑ جاتی ہے۔ جس سے گناہوں کا صادر ہونا یا عمل ہونا کم ہو جاتا ہے اور اس کے مقابلہ میں نیکیاں شروع ہو جاتی ہیں) ”پس شفاعت کے مسئلے نے اعمال کو بیکار نہیں کیا بلکہ اعمال حسنہ کی تحریک کی ہے“۔ آپؑ فرماتے ہیں ”پس شفاعت کے مسئلے نے اعمال کو بیکار نہیں کیا بلکہ اعمال حسنہ کی تحریک کی ہے“۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 701-702 جدید ایڈیشن)

پس آنحضرت ﷺ کی شفاعت اس دنیا میں ہی شروع ہو گئی تھی اور یہ نیک اعمال کے ساتھ مشروط ہے، نہ کہ کسی کفّارہ سے اس کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ کفّارہ کے فلسفے میں گناہوں میں دلیری پیدا ہوتی ہے اور شفاعت کے فلسفے میں نیک اعمال کی طرف اور خدا کو ماننے اور اس کے احکامات پر عمل کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے اور اس زمانہ میں دعا کے ذریعہ سے شفاعت کا اذن اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق کو عطا فرمایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ”میری جماعت کے اکثر معزز خوب جانتے ہیں کہ میری شفاعت سے بعض مصائب اور امراض میں مبتلا اپنے دکھوں سے رہائی پا گئے ہیں۔

(لیکچر سیالکوٹ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 236)

لیکن اس شفاعت کے بیان کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرما دیا کہ خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ اصل حقیقت کیا ہے۔ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ وہ جانتا ہے جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے۔ پس ہمارا خدا عالم الغیب ہے۔ اس لئے ایسے لوگ جو کھلے گناہوں میں پڑے ہوئے ہیں ان کے بارہ میں نہ تو یہاں شفاعت کا اذن ہوتا ہے اور نہ اگلے جہان میں ہوگا۔ یہی قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ اپنے علم کی وسعتوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتا ہے کہ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ۔ اس میں واضح طور پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے علم کا احاطہ کوئی نہیں کر سکتا۔ حتیٰ کہ آنحضرت ﷺ بھی جو خدا تعالیٰ کے محبوب ترین ہیں اور آپؐ کے بارہ میں مومنوں کو حکم ہے کہ اگر تم خدا تعالیٰ کی محبت چاہتے ہو تو میرے محبوب ﷺ کی پیروی کرو جن کو تمام علموں سے اللہ تعالیٰ نے بھر دیا تھا۔ آئندہ زمانوں کی جو بھی خبریں قرآن کریم نے دیں وہ آپ کے ذریعہ سے آئیں اور ان کا ادراک بھی آنحضرت ﷺ کو اس وقت عطا فرمایا۔ بعض باتیں ایسی ہیں جو اس زمانے میں صحابہؓ سمجھ نہیں سکتے تھے لیکن آنحضرت ﷺ ان کا بھی ادراک رکھتے تھے۔ لیکن فرمایا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ مکمل علم نہیں ہے۔ بلکہ میرے علم کی وسعتوں کو کوئی بھی نہیں پہنچ سکتا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ تلاش کرنے والوں کو چاہے روحانی مدارج اور علوم کی تلاش میں کوئی ہو یا دنیاوی علوم کی تلاش میں کوئی ہو، نئے راستے دکھاتا ہے، نئی منزلیں دکھاتا ہے۔ اور جب انسان وہاں پہنچتا ہے تو پھر مزید راستے نظر آتے ہیں۔ سائنس کی ترقی بھی اس بات کی دلیل ہے کہ خدا تعالیٰ نئے سے نئے راستے ان جستجو کرنے والوں کو دکھاتا ہے اور کائنات کی وسعتوں کا تو شمار ہی نہیں ہے۔ اسی طرح روحانی مدارج ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا علم لامحدود ہے جس کا کوئی احاطہ نہیں کر سکتا۔ نہ صرف خدا تعالیٰ کی ہستی کا احاطہ نہیں ہوسکتا بلکہ اس کائنات کی پیدائش کا بھی احاطہ نہیں کیا جا سکتا۔ خدا ہی ہے جب چاہتا ہے کچھ راز انسانوں پر ظاہر فرما دیتا ہے یا کچھ علم دے دیتا ہے اور یہ بات پھر انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف پھیرنے والا بنانے والی ہونی چاہئے جو تمام صفات کا جامع اور لامحدود ہے۔

پھر فرمایا وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْض کیونکہ اس کی بادشاہت زمین پر پھیلی ہوئی ہے اور آسمان پر پھیلی ہوئی ہے۔ وہ تمام کائنات کی اور جتنی بھی کائناتیں ہیں ان میں موجود ہر چیز کو زندگی دینے والا اور قائم رکھنے والا ہے۔ تمہارا علم محدود ہے۔ وہی تمہیں علم دیتا ہے۔ جس حد تک استعدادوں نے ترقی کی ہے یا کوشش کی ہے اس حد تک علم دیتا ہے۔ لیکن یہ علم بھی صرف اس حد تک ہے جس حد تک خدا تعالیٰ چاہتا

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

ہے۔اس لئے وہی اس بات کا حقدار ہے کہ اس کے آگے جھکو اور تمام باطل معبودوں کو چھوڑ دو۔اسی کی حکومت زمین و آسمان تک پھیلی ہوئی ہے بلکہ اس نے اس کی حفاظت بھی اپنے ذمہ لی ہوئی ہے اور اس سے وہ تھکتا بھی نہیں۔ ہر چیز پر اس کی نظر ہے اور یہ ایسا وسیع اور جامع نظام ہے کہ اس کا احاطہ انسان کے لئے ممکن نہیں ہے۔اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم نظر دوڑاؤ کہ شاید اللہ تعالیٰ کی پیدائش میں کوئی نقص تلاش کر سکو لیکن ناکام ہوگے۔تمہاری نظر واپس آجائے گی۔ پھر نظر دوڑاؤ پھر وہ تھکی ہوئی واپس آجائے گی۔لیکن خدا تعالیٰ وہ ذات ہے جو اس نظام کو چلا رہا ہے اور ازل سے چلا رہا ہے اور بغیر کسی اونگھ اور نیند کے اور بغیر کسی تھکاوٹ کے اسے چلا رہا ہے۔پس کیا یہ باتیں تمہیں اس طرف توجہ نہیں دلاتیں کہ اس وسعتوں والے خدا کے سامنے اپنی گردنیں جھکا دو اور سرکشی میں نہ بڑھو۔

اور آخر میں فرمایا وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ کہ وہ بلند شان والا اور عظمت والا ہے۔اس سارے نظام کو چلانے کے لئے اسے کسی مددگار کی ضرورت نہیں ہے۔

پس یہ خدا ہے جو اسلام کا خدا ہے۔تمام صفات کا مالک اور جامع ہے اور یقیناً وہ اس بات کا حقدار ہے کہ اس کی عبادت کی جائے۔اللہ تعالیٰ ہمیں وہ فہم و ادراک عطا فرمائے جس سے ہم اپنے اللہ کی پہچان کرتے ہوئے ہمیشہ اس کے سامنے جھکے رہنے والے، اس کی عبادت کرنے والے بنے رہیں اور اسے تمام صفات کا جامع سمجھتے ہوئے اس کی صفات کے کمال سے فیض اٹھانے والے بنے رہیں۔

مَیں جمعہ کے بعد جنازے بھی پڑھاؤں گا، کچھ افسوسناک خبریں ہیں۔ پہلا جنازہ جو ہوگا وہ تو مکرم میاں لئیق احمد طارق صاحب ابن مکرم یعقوب احمد صاحب فیصل آباد کا ہے جن کو 28 مئی کو شرپسندوں نے اپنی دکان سے گھر آتے ہوئے شہید کر دیا تھا۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ان کے ماتھے اور پیٹ پر گولیاں لگیں۔رات کو ہسپتال میں لے کر گئے لیکن بہرحال جانبر نہیں ہو سکے اور شہادت کا رتبہ پایا۔ان کی عمر 54 سال تھی۔ یہ اپنے گھر کے سامنے ہی آ رہے تھے۔ان کا بیٹا پہلے ہی موٹر سائیکل پر گھر میں آ گیا تھا۔اس نے دیکھا کہ دو تین آدمی گھر کے سامنے کھڑے ہیں۔ان کو دیکھ کے بیٹے نے فون کرنے کی کوشش کی لیکن یہ پیچھے کار میں آ رہے تھے۔جلدی پہنچ گئے اور ایک جگہ سپیڈ بریکر پر جب کار ہلکی کی تو وہیں ان بدبختوں نے فائر کیا۔ان کے ماتھے پہ گولی لگی اور پھر قریب جا کے اور فائر کئے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ شہید کے درجات بلند فرمائے اور ان کے لواحقین کو بھی صبر جمیل عطا فرمائے۔آپ موصی تھے اور آپ کے والد کے پڑدادا بھی حضرت فضل الٰہی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔ جماعت کی خدمات کرتے ہوئے مختلف عہدوں پر خدمات کا موقع ملا۔ بڑے محبت کرنے والے تھے۔آپ کے پسماندگان میں آپ کی والدہ ہیں، 78 سال کی بوڑھی ہیں اور اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔آپ کے ایک بھائی یہاں رہتے ہیں۔انہوں نے مجھے بتایا کہ ان کی وفات کا سن کے جب انہوں نے والدہ کو فون کیا تو یہ تو اپنے جذبات پہ کنٹرول نہیں رکھ رہے تھے لیکن والدہ نے ان کو تسلی دلائی کہ تم کو جذباتی ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ مجھے تو بڑا فخر ہے کہ مَیں شہید کی ماں بن گئی ہوں۔تو یہ مائیں ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر جن کے وہ نمونے ہمیں نظر آتے ہیں جو قرون اولیٰ میں نظر آتے تھے۔

دوسرا جنازہ غلام مصطفیٰ صاحب اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس (ASI) کا ہے جن کی عمر 49 سال تھی۔پچھلے دنوں لاہور میں جس بلڈنگ میں بم دھماکہ ہوا ہے اس میں وہاں ان کی بھی شہادت ہوئی۔

پھر ایک جنازہ ہے ممتاز بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم نثار احمد صاحب آف چنائی انڈیا کا۔ یہ بیمار ہوئیں اور 30 مئی کو وفات پا گئی تھیں۔ان کی ایک 8 سالہ چھوٹی بچی ہے۔یہاں جماعت کی مخالفت بڑے زوروں پر ہے۔ ہندوستان میں اس جگہ سینٹ تھامس ماؤنٹ میں مسلمانوں کا ایک قبرستان ہے۔گزشتہ 30 سال سے احمدی وہاں جنازوں کی تدفین کر رہے تھے۔جب مرحومہ کی تدفین کے لئے وہاں گئے تو اچانک اردگرد سے مسلمان مولوی اکٹھے ہو گئے اور انہوں نے کہا کہ یہ مسلمانوں کا قبرستان ہے۔ یہاں ہم اس کی تدفین نہیں کرنے دیں گے۔خیر ان کی تدفین تو ہو گئی۔احمدی واپس آ گئے تو کچھ دیر کے بعد مزید لوگ اکٹھے ہو کے وہاں گئے اور انہوں نے قبر کھود کر نعش کو باہر نکال کر رکھ دیا۔ پولیس وہاں موجود رہی لیکن کہا کہ ہم تو مولویوں کے آگے کچھ کر نہیں سکتے تھے۔ان مولویوں نے، جو دین کے علمبردار بنے پھرتے ہیں ہر جگہ اسلام کے نام کو بدنام کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ یہ صف اوّل کے ان لوگوں میں شامل ہیں جن کے بارہ میں علماءِ سُوء کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ بہرحال پھر پولیس نے دوبارہ ان کو دوسرے قبرستان میں دفنا دیا۔ان کا بھی جنازہ پڑھاؤں گا۔

پھر ایک جنازہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب مرحوم کھاریاں کا ہے۔ یہ ہمارے مبلغ چوہدری منیر احمد صاحب جو امریکہ میں ہیں، ایم ٹی اے کا اَرتھ سٹیشن چلاتے ہیں ان کی والدہ ہیں۔ان کی گزشتہ دنوں وفات ہوئی ہے۔ان کے خاوند مرچنٹ نیوی میں تھے اور نیوی کے ساتھ سفر کرتے تھے۔نیوی میں جہاز میں جہاں بھی جاتے تھے احمدیت کی تبلیغ بہت شوق سے کیا کرتے تھے بلکہ بے تحاشا جماعت کا لٹریچر رکھا ہوتا تھا۔انہوں نے کئی جگہ جماعتیں بھی قائم کیں۔ یہ ان کی اہلیہ تھیں۔

چوتھا جنازہ جعفر احمد خان کا ہے جو نواب عباس احمد خان صاحب مرحوم کے بیٹے تھے۔یہ جسمانی لحاظ سے تو معذور تھے لیکن دماغی لحاظ سے بڑے ایکٹو (Active) تھے۔موصی بھی تھے اور میرے پھوپھی زاد تھے۔حضرت صاحبزادی امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ کے پوتے اور حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے نواسے تھے۔

اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرمائے اور ان سب مرحومین سے بھی۔ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر عطا فرمائے۔ابھی نماز جمعہ کے بعد نماز جنازہ غائب ادا کی جائے گی۔

جماعت احمدیہ کمبوڈیا (Cambodia) کے چھٹے جلسہ سالانہ کا کامیاب و بابرکت انعقاد

Kampong Chnang کے گورنر، مقامی حکومتی عہدیداران، پانچ قبائلی سردار اور غیر احمدی آئمہ اور بدھ رہنماؤں کی شمولیت

(رپورٹ :عبدالستار رؤوف۔ کمبوڈیا)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ کمبوڈیا کو اپنا چھٹا جلسہ سالانہ 29-30 مئی 2009ء کو منعقد کرنے کی توفیق ملی۔الحمدللہ۔

یہ جلسہ مسجد احمدیہ Knai Kokow کے کمپاؤنڈ میں منعقد ہوا۔ پروگرام کا باقاعدہ آغاز خطبہ جمعہ اور نماز جمعہ کے بعد ہوا جبکہ خاکسار نے لوائے احمدیت لہرایا اور ایک احمدی بزرگ مکرم حاکم آثمان صاحب نے کمبوڈیا کا قومی پرچم لہرایا۔

نماز جمعہ اور عصر کے بعد پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور نظم سے ہوا۔

سب سے پہلے صدر صاحب جماعت نے سب احباب کو خوش آمدید کہا جس کے بعد خاکسار نے افتتاحی دعا کروائی۔

اس کے بعد 'اسلام احمدیت ہے اور احمدیت اسلام ہے'، 'اسلام میں نظام خلافت'، 'خلافت احمدیہ'، 'تربیت اولاد اور والدین کی ذمہ داریاں'، 'صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام'، 'جماعت احمدیہ کی انسانی خدمات' جیسے موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔

اس جلسہ میں بعض مہمانوں کو بھی تقریر کرنے کا موقع دیا گیا۔اور انہوں نے اپنے اپنے انداز میں خوشی کا اظہار کیا۔آخر پر خاکسار نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔اس طرح اختتامی دعا کے ساتھ دو دن کا یہ بابرکت جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

اس جلسہ میں کمبوڈیا کی 9 جماعتوں کے 457 احباب شامل ہوئے۔غیر از جماعت مہمانوں کی تعداد بھی کافی تھی۔

قارئین کرام سے درخواست دعا ہے کہ کمبوڈیا کی جماعت بہت چھوٹی جماعت ہے۔اس کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ہماری توفیق کو اور ہماری تعداد کو بھی بڑھائے اور اپنے فضلوں سے نوازتے ہوئے ہمارے کاموں میں بہت برکت دے۔آمین

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: تیس (30) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: پینتالیس (45) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: پینسٹھ (65) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دیجئے

احباب کی اطلاع کے لئے الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دینے کے نرخ حسب ذیل ہیں:

Size: 60mm x 60mm £ 21.15 each
Size: 50mm x 120mm £ 31.73 each
Size: 90mm x 120mm £ 52.88 each
Size: 165mm x 120mm £ 84.60 each

(مینیجر)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی

بینن، جرمنی، سوئٹزرلینڈ، بیلجیئم اور کینیڈا کے دورہ کے دوران

واقفین نو کلاسز میں

شفقتوں کے اچھوتے انداز اور انمول اور پُر معارف نصائح

(افتخار احمد انور)

نماز اور قرآن کریم پڑھنا سکھائیں نماز کا ترجمہ بھی سیکھیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے دورہ بینن کے دوران مورخہ 10/اپریل 2004ء کو وقف نو کلاس کے دوران بچوں کا نماز، نماز باترجمہ اور قرآن کریم ناظرہ کا جائزہ لیا اور ہدایت فرمائی کہ امیر صاحب، سیکرٹری وقف نو اور لجنہ، خدام اطفال و ناصرات کی تنظیمیں باقاعدہ پروگرام بنائیں اور نماز سکھائیں۔ فرمایا ان بچوں کو کہیں کہ نماز باترجمہ سیکھیں۔ یہ بچے جو دعا مانگ رہے ہیں ان کو پتہ ہونا چاہئے کہ کیا پڑھ رہے ہیں۔ فرمایا نماز اور اس کا ترجمہ ہر بچے کو آنا چاہئے۔ حضور انور نے ایک بچے سے کلمہ سنا اور دو ناصرات سے نظمیں سنیں۔ حضور انور نے بچوں سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ گھر جا کر اپنے ماں باپ کے پیچھے پڑیں اپنے مربیان کے پیچھے پڑیں اور ان سے قرآن کریم پڑھنا سیکھیں۔

حضور انور نے فرمایا فرنچ زبان کس کس کو آتی ہے۔ اس پر سبھی بچوں نے اپنے ہاتھ بلند کئے۔ حضور انور نے فرمایا آپ سب بچے مجھے اپنے خط میں لکھیں کہ آپ نے قرآن کریم پڑھنا شروع کر دیا ہے۔ حضور انور نے وہاں پر موجود والدین کو بھی فرمایا کہ بچوں کو نماز اور قرآن کریم پڑھنا سکھائیں اس کے اختتام پر حضور انور نے بچوں میں قلم تقسیم فرمائے اور چاکلیٹ بھی تقسیم کروائے۔

(روزنامہ الفضل 28/اپریل 2004ء)

اچھی آوازوں پر خوشنودی کا اظہار اور ایم ٹی اے کے لئے نظمیں وغیرہ کی ریکارڈنگ بھجوانے کی تحریک

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورہ یورپ میں مورخہ 17/مئی 2004ء کے دوران جرمنی میں واقفین نو اور واقفات نو بچیوں کی کلاس میں شرکت فرمائی۔ آپ نے ان کے پروگراموں کو سراہتے ہوئے فرمایا کہ:

”اتنی اچھی اچھی آپ کی آوازیں ہیں تو آپ لوگ mta کے لئے ریکارڈ کروا کر بھجواتے کیوں نہیں“۔

(روزنامہ الفضل 21مئی 2004ء)

بچیوں کے لئے حجاب اور بچوں کے لئے قلم کے تحفے

دورہ جرمنی میں مورخہ 29/مئی 2004ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واقفین نو بچیوں اور بچوں کی کلاسوں میں شرکت کے لئے MTA کے مبشر سٹوڈیو میں تشریف لائے۔ سب سے پہلے واقفات نو کی کلاس ہوئی۔ بعد میں واقفین نو کی کلاس ہوئی۔ جس میں نظمیں، تقاریر اور ترانے وغیرہ پڑھے گئے۔ بچیوں کو حجاب عطا فرمائے اور بچوں کو قلم عطا فرمائے۔ (روزنامہ الفضل 2 جون 2004ء)

واقفین نو سے شفقت کا انداز

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دورہ کینیڈا کے دوران مورخہ 28/جون 2004ء کو مشن ہاؤس ہملٹن تشریف لائے تو حضور انور مردانہ ہال میں تشریف لائے۔ جہاں جماعت احمدیہ ہملٹن کے احباب صفوں میں اپنے آقا کے انتظار میں بیٹھے تھے۔ حضور انور نے سب حاضر احباب کو مصافحہ کا شرف عطا فرمایا۔ اس دوران میں بھی جب کوئی بچہ یا بچی اپنے بزرگوں کے ساتھ آتے تو حضور ان سے خصوصی شفقت کا اظہار فرماتے اور انہیں چاکلیٹ عطا فرماتے۔ جب پتہ چلتا کہ بچہ یا بچی وقف نو میں شامل ہے تو حضور کی مسرت بڑھ جاتی اور حضور از راہ شفقت انہیں اپنے ہاتھ سے ایک ایک قلم بھی عطا فرماتے۔

(روزنامہ الفضل 7 جولائی 2004ء)

خاص شفقت وسلوک

پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ دورہ کینیڈا کے دوران 30 جون 2004ء کو مسی ساگا جماعت کے سنٹر ”بیت الحمد“ پہنچے۔ حضور انور آڈیٹوریم سے باہر تشریف لائے تو لابی میں مسی ساگا اور بریمپٹن کے واقفین نو اور واقفات نو قطاریں بنا کر حضور انور کے منتظر تھے۔ حضور انور وقف نو سکیم میں شامل بچوں سے خاص شفقت کا سلوک فرماتے ہیں اور انہیں چاکلیٹ کے علاوہ ایک ایک قلم بھی اپنے دست مبارک سے عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ حضور انور کا انہیں ابھی سے قلم عطا فرمانا ان میں سے ہر ایک کے لئے قلم کے جہاد میں مجاہد بننے کی مقبول دعا بن جائے۔ ان نوے کے قریب بچوں اور بچیوں نے بھی یہ سعادت حاصل کی۔

(روزنامہ الفضل 8 جولائی 2004ء)

حضور انور جامعہ احمدیہ کینیڈا کی عمارت میں تشریف لے گئے۔ پروگرام کے آخر پر حضور انور خواتین کی طرف تشریف لے گئے ان کے سامنے واقفات نو بچیوں کا گروپ نظمیں پڑھ رہا تھا۔ بچیوں نے نہایت خوبصورت یونیفارم پہنا ہوا تھا۔ حضور انور نے بچیوں میں چاکلیٹ تقسیم فرمائے اور واقفات نو کو چاکلیٹ کے علاوہ قلم بھی اپنے دست مبارک سے عطا فرمائے۔ اسی طرح مردوں کی طرف تشریف لے گئے۔ واقفین نو بچے بھی نظمیں پڑھ رہے تھے۔ حضور انور نے از راہ شفقت چاکلیٹ اور قلم عطا فرمائے۔

(روزنامہ الفضل 8 جولائی 2004ء)

کینیڈا کے قومی دن پر واقفین نو کی تقریب

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 2004ء میں کینیڈا تشریف لے گئے۔ جس میں کینیڈا کے قومی دن کی تقریب میں وقف نو کی کلاس ہوئی۔ جو کہ مورخہ یکم جولائی 2004ء کو کینیڈا کے شہر ٹورانٹو میں منعقد ہوئی۔

یکم جولائی کو کینیڈا کا قومی دن منایا جاتا ہے۔ یہ تقریب 1958ء سے مختلف ناموں سے منعقد ہو رہی ہے۔ لیکن 27/اکتوبر 1982ء سے یہ تقریب کینیڈا ڈے کے نام سے منائی جا رہی ہے۔ اس دن پورے کینیڈا میں چھٹی ہوتی ہے اور کینیڈین اس کو بہت جوش وخروش سے مناتے ہیں۔ اہم عمارتوں پر کینیڈا کا قومی پرچم لہرایا جاتا ہے اور رات کو آتش بازی وغیرہ بھی کی جاتی ہے۔ اس سلسلہ کی ایک سادہ مگر باوقار تقریب ٹورانٹو مشن ہاؤس کے احاطہ میں منعقد ہوئی۔ اس کی سب سے اہم بات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بنفس نفیس اس تقریب میں شرکت تھی۔ صبح نو بجے واقفین نو بچے بچیاں بہت خوبصورت لباس میں ملبوس کینیڈا کے جھنڈے کی مناسبت سے سرخ وسفید کپڑے پہنے مشن ہاؤس کے سامنے والے گراؤنڈ میں جمع ہوئے۔ ایک واقف نو بچے نے قومی پرچم اٹھایا ہوا تھا۔ بچے کالی پینٹ، سفید شرٹ اور سرخ ٹائی میں ملبوس تھے جبکہ بچیوں نے سفید شلوار قمیص، سرخ جیکٹ اور سکارف زیب تن کر رکھے تھے۔ اسی طرح سرخ رنگ کی ایک پٹی گلے میں پہنی ہوئی تھی جس پر کینیڈا لکھا گیا تھا۔ سامنے سبزہ زار میں کثیر تعداد میں احباب اور مشن ہاؤس کے دائیں طرف لجنہ کی ایک بڑی تعداد بیٹھی اپنے آقا کا انتظار کر رہی تھی۔

نو بج کر پینتیس منٹ پر حضور انور تشریف لائے۔ حضور انور نے شہر کے میئر مائیکل ڈی بیاسے (Michal Di Biase) سے ہاتھ ملایا جو اس باوقار تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب امیر جماعت کینیڈا ڈائس پر تشریف لائے اور ایک واقف نو کو تلاوت کے لئے بلوایا۔ ایک بچی نے اس کا انگلش ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد حضور انور نے جماعت کا اور شہر کے میئر نے کینیڈا کا قومی پرچم لہرایا۔ اس کے بعد واقفین نو بچوں نے کینیڈا کا قومی ترانہ پڑھا۔ حضور انور نے شہر کے میئر اور ”احمدیہ دارالامن“ کے بلڈر کو یادگاری شیلڈز پیش کیں۔ جس کے بعد ایک واقفہ نو بچی نے انگلش میں انتہائی پیارے انداز میں ایک پُر اثر تقریر کی جس کا موضوع تھا ”میں کینیڈا سے کیوں محبت کرتی ہوں“۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور یہ پروقار تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ ہزاروں کی تعداد میں احباب جماعت مرد و زن، بوڑھے اور بچے اس تقریب کو دیکھنے کے لئے جمع تھے۔

حضور انور کی شفقتیں اور کینیڈا کے واقفین نو

سوا دس بجے حضور انور بیت الذکر ٹورانٹو تشریف لائے۔ جہاں واقفات نو بچیوں کے ساتھ کلاس ہوئی۔ یہ کلاس ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ اس کلاس میں 71 واقفات نو بچیاں شامل ہوئیں۔

اس کلاس میں خولہ نصر اللہ صاحبہ نے تلاوت قرآن کریم کی۔ جس کا اردو ترجمہ ماہم سجاد صاحبہ نے پیش کیا۔ ترجمہ کے پیش ہونے کے بعد حضور انور نے بعض الفاظ اور جملوں کے معانی دریافت فرمائے۔ اس کے بعد حمدیٰ طاہر صاحبہ نے اپنی تقریر میں حضور انور کو کینیڈا کی تمام واقفات نو بچیوں کی طرف سے خوش آمدید کہا۔

اس کے بعد سات بچیوں نے مل کر کورس کی شکل میں نظم ع

حمد وثنا اسی کو جو ذات جاودانی

ترنم کے ساتھ پڑھی۔ حضور انور نے بعض اشعار اور الفاظ کے معانی دریافت فرمائے۔ اس نظم کے بعد تین بچیوں نے مل کر حضرت اقدس مسیح موعود کا عربی قصیدہ پڑھا۔ جس کا اردو ترجمہ سلمانہ حنیف صاحبہ نے پیش کیا۔ حضور انور نے قصیدہ کے بعض اشعار اور عربی الفاظ کے معانی دریافت فرمائے۔ اس کے بعد خلافت کی برکات پر ایک بچی عزیزہ طلعت صالح نے تقریر کی۔ اس تقریر کے بعد نو بچیوں نے مل کر کورس کی شکل میں خلافت کا فیضان کے عنوان سے منظوم کلام ترنم کے ساتھ پڑھا۔ اس نظم کے پڑھے جانے کے بعد حضور انور نے بعض الفاظ اور جملوں کے معانی دریافت فرمائے۔

بچیوں کی کلاس کے اس پروگرام کے دوران حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کتنی بچیاں ایسی ہیں جو یہ خواہش رکھتی ہیں کہ وہ ٹیچر بنیں اور کتنی ڈاکٹر بننا چاہتی ہیں۔

آخر پر حضور انور نے مختلف پروگراموں میں حصہ لینے والی بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور پھر اس کلاس میں شرکت کرنے والی تمام بچیوں کو حجاب بھی دیئے۔ کلاس کے اختتام پر تمام بچیوں کو ریفریشمنٹ مہیا کی گئی اور ہر ایک کو Snack Box دیئے گئے۔

ساڑھے گیارہ بجے واقفین نو بچوں کے ساتھ کلاس ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم فراز فیصل صاحب نے کی۔ جس کا اردو ترجمہ حماد احمد رانا صاحب نے پیش کیا۔ اس کے بعد عطاء الحی صاحب نے اپنی تقریر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو کینیڈا کے تمام بچوں کی طرف سے خوش آمدید کہا۔ اس کے بعد پانچ بچوں نے مل کر کورس کی شکل میں نظم ع

اے مسیحا نفس اے مہ دلبراں .... پڑھی۔

اس نظم کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود کے قصیدہ ”یَاعَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَالْعِرْفَانِ“ کے چند اشعار ایک واقف نو طفل ازمان حیدر صاحب نے ترنم کے ساتھ پڑھے۔

حضور انور نے اس کو بہت پسند فرمایا اور دوبارہ پڑھنے کی ہدایت فرمائی۔ بعد میں اعزاز احمد خان نے قصیدہ کے ان اشعار کا اردو ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد ملک کینیڈا پر ایک پریزینٹیشن پیش کی گئی۔ جس میں پورے ملک کا ایک اجمالی خاکہ کمپیوٹر کی مدد سے پیش کیا گیا اور ملک کے دس صوبوں اور تین Territories کی تفصیل بھی پیش کی گئی۔

اس کے بعد فرحان قریشی صاحب نے اردو میں نظم پڑھی۔ حضور انور نے پروگرام میں حصہ لینے والے بچوں کو قلم تقسیم فرمائے۔ آخر پر حضور انور نے تمام واقفین نو

سیکرٹریان کو شرف مصافحہ بخشا اور سب کو قلم عطا فرمائے۔

(روزنامہ الفضل 10 جولائی 2004ء)

نماز اور قرآن کریم باترجمہ پڑھانے کی طرف توجہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دورہ سوئٹزرلینڈ و بیلجیئم کے دوران مورخہ 6 ستمبر 2004ء کو بیت محمود زیورخ میں نیشنل مجلس عاملہ سوئٹزرلینڈ کے ساتھ میٹنگ میں ہوئی۔ سیکرٹریان کو ہدایات دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ واقفین نو کا اس پہلو سے بھی جائزہ لینا ضروری ہے کہ وہ باقاعدہ پانچوں وقت کے نمازی ہیں۔ باقاعدہ تلاوت کرنے والے ہیں۔ نماز قرآن کریم کی تلاوت تو بنیادی چیزیں ہیں۔ اس کی پوری طرف پوری توجہ ہونی چاہئے۔ ان کو قرآن کریم کا مکمل ترجمہ بھی آپ نے پڑھانا ہے اس کے لئے بھی عرصہ معین ہونا چاہئے کہ اتنے عرصہ میں ترجمہ مکمل کروانا ہے۔

(روزنامہ الفضل 15 ستمبر 2004ء)

بیلجیئم کے واقفین نو کی کلاس

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے بیلجیئم کا دورہ فرمایا۔ مورخہ 11/ستمبر 2004ء کو جلسہ مستورات کو خطاب کے بعد وقف نو بچوں کے ساتھ کلاس کا انعقاد ہوا۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ دس سال سے اوپر کتنے بچے شامل ہیں تو اس پر چند بچوں اور بچیوں نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے۔

اس کے بعد عزیزم عقیل احمد نے تلاوت قرآن کریم کی جس کا اردو ترجمہ عزیزم سلمان احمد صاحب نے پیش کیا۔ اس کے بعد عزیزم سعید احمد صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود کا منظوم کلام ع

اسلام سے نہ بھاگو راہ ہدیٰ یہی ہے

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اس نظم کے بعد حضور انور نے بچوں سے پوچھا کیا اس نظم کی آپ کو سمجھ آئی ہے۔ حضور انور نے بچوں سے مختلف الفاظ کے معانی بھی دریافت فرمائے۔

اس کے بعد عزیزہ رمیزہ نصیر نے ''آنحضور ﷺ کی شجاعت'' کے عنوان پر تقریر کی۔ حضور انور نے اس تقریر کے مضمون پر بچوں سے سوالات کئے اور بچوں کو ہدایت فرمائی کہ غور سے سنا کرو تا کہ پتہ ہو کہ کیا کہا جا رہا ہے۔

اس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود کا عربی قصیدہ یَا عَیْنَ فَیْضِ اللّٰهِ وَالْعِرْفَانِ عزیزہ منتصرہ عزیزہ عائشہ اور عزیزہ غزالہ نے کورس کی شکل میں ترنم کے ساتھ پڑھا اور عزیزم اسامہ کریم نے اس کا ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزہ فریحہ ثناء نے ''سچ کی اہمیت'' پر تقریر کی۔ حضور انور نے بچوں سے مختلف سوالات کئے اور دریافت فرمایا کہ اس تقریر میں کیا مضمون بیان ہوا ہے۔

اس تقریر کے بعد عزیزہ سعدیہ، صباحت احسان اور عاصمہ بشارت نے گروپ کی شکل میں نعت ع

بدرگاہ ذی شان خیر الانام

پڑھی اس نعت کے پڑھنے کے بعد حضور انور نے فرمایا ماشاء اللہ آپ سب نظمیں پڑھنے والوں کی آوازیں بہت اچھی ہیں۔

بعدازاں عزیزہ شمائلہ نعیم شاہین نے ملک بیلجیئم کا کا تعارف پیش کیا۔ اس کلاس کے آخری پروگرام میں بیلجیئم کی سیر، کے عنوان کے تحت عزیزم نعمان احمد نے فرنچ زبان میں تین مقامات منی یورپ، ایٹومیئم اور واٹرلو کا تعارف تصاویر اور نقشہ جات کے ذریعہ کروایا۔ بعدازاں عزیزہ شمائلہ نعیم شاہین نے ملک بیلجیئم کا تعارف پیش کیا۔ اس کلاس کے آخری پروگرام میں بیلجیئم کی سیر، کے عنوان کے تحت عزیزم نعمان احمد نے فرنچ زبان میں تین مقامات منی یورپ، ایٹومیئم اور واٹرلو کا تعارف تصاویر اور نقشہ جات کے ذریعہ کروایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت خود اردو زبان میں ان مقامات کا تعارف کروایا۔

آخر پر حضور انور نے تمام بچوں اور بچیوں میں تحائف تقسیم فرمائے۔

(بشکریہ رونامہ الفضل ربوہ)

الہام اور دماغی بناوٹ

(انصر رضا۔ کینیڈا)

موجودہ صدی میں سائنسدانوں نے اپنی تحقیق کے ذریعے یہ معلوم کیا کہ انسانی دماغ کی بناوٹ ایسی ہے کہ اس کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ روحانی رابطہ ہوسکتا ہے۔ ایسی بہت سی کتابوں میں سے تین کتابیں بطور مثال پیش کی جاتی ہیں:

(1) The God Gene - How Faith is hardwired Into Our Genes, by Dean H. Hamer

(2) Why God Won't Go Away: Brain Science and the Biology of Belief by Andrew Newberg

(3) The "God" part of the Brain: A Scientific Interpretation of Human Spirituality and God by Matthew Alper

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ٹھیک 102 سال پہلے یعنی 15 مئی 1907ء کو شائع ہونے والی اپنی کتاب ''حقیقۃ الوحی'' میں کسی سائنسی تحقیق کے نتیجے میں نہیں بلکہ محض اللہ تعالیٰ سے علم پا کر اسی حقیقت کو یوں بیان فرماتے ہیں:

''اس تمام تقریر سے ہمارا مدعا یہ ہے کہ کسی شخص کا محض سچی خوابوں کا دیکھنا یا بعض سچے الہامات کا مشاہدہ کرنا یہ امر اس کے کسی کمال پر دلیل نہیں ہے جب تک کہ اس کے ساتھ دوسری علامات نہ ہوں جو ہم انشاء اللہ القدیر تیسرے باب میں بیان کریں گے بلکہ یہ صرف دماغی بناوٹ کا ایک نتیجہ ہے۔ اسی وجہ سے اس میں نیک یا راستباز ہونے کی شرط نہیں اور نہ مومن اور مسلمان ہونا اس کے لئے ضروری ہے۔ اور جس طرح محض دماغی بناوٹ کی وجہ سے بعض کو سچی خوابیں آجاتی ہیں یا الہام کے رنگ میں کچھ معلوم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح دماغی بناوٹ کی وجہ سے بعض کی طبیعت معارف اور حقائق سے مناسبت رکھتی ہے اور لطیف لطیف باتیں ان کو سوجھتی ہیں لیکن دراصل وہ لوگ اس حدیث صحیح کا مصداق ہوتے ہیں کہ اٰمن شعرہ و کفر قلبہ یعنی اس کا شعر ایمان لایا مگر اس کا دل کافر ہے۔ اسی لئے صادق کو شناخت کرنا ہر ایک سادہ لوح کا کام نہیں۔''

(حقیقۃ الوحی صفحہ 12، روحانی خزائن جلد 22)

خریداران الفضل انٹرنیشنل سے گزارش

الفضل انٹرنیشنل کے ہر خریدار کو ایک AFC نمبر دیا جاتا ہے جو آپ کے ایڈریس لیبل کے ساتھ درج ہوتا ہے۔ یہ آپ کا خریداری نمبر ہے۔ براہ کرم یہ نمبر محفوظ رکھیں اور دفتر سے خط و کتابت اور رابطہ کے وقت اس نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء (مینیجر)

دعا کے متعلق ایک غلط طریق اور رسم کی نشاندہی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ایک خصوصی ارشاد

دعا کے متعلق ایک غلط طریق اور رسم کی نشاندہی کرتے ہوئے 3/نومبر 1945ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''ہماری جماعت میں یہ ایک عادت ہوگئی ہے کہ جب وہ ایک دوسرے سے ملیں گے تو کہیں گے کہ دعا کرنا۔ یہ کہہ کر آگے چل پڑیں گے۔ نہ کہنے والے کے دل میں یہ یقین ہوتا ہے کہ یہ میرے لئے ضرور دعا کرے گا اور نہ سننے والے کے نزدیک یہ بات کوئی توجہ کے قابل ہوتی ہے۔ بلکہ وہ ایک دوسرے کو بطور رسم اور بطور رواج کے کہہ کے آگے چل پڑتے ہیں۔ جیسے انسان کسی دوسرے انسان سے ملتا ہے تو اس سے رواج کے طور پر خیریت وغیرہ پوچھتا ہے۔ اسی طرح یہ لوگ رسم کے طور پر ایک دوسرے کو دعا کے لئے کہہ دیتے ہیں۔ اس بات کو اگر بطور رسم کے جاری رکھا جائے تو اس طرح آہستہ آہستہ دعا کی عظمت جاتی رہتی ہے۔ **ہمیشہ ایسے آدمی کو دعا کے لئے کہنا چاہئے جس کے متعلق یقین ہو کہ وہ ضرور دعا کرے گا اور جس کے متعلق یقین نہ ہو اسے مت کہو تا کہ دعا کی عظمت لوگوں کے دلوں میں کم نہ ہو جائے۔ اور جن لوگوں کو دعا کے لئے کہا جائے ان کا فرض ہے کہ جس شخص نے ان کو دعا کے لئے کہا ہو اس کے لئے ضرور دعا کریں خواہ کسی رنگ میں ہو اس کا نام لے کر یا مجموعی طور پر۔** جس طرح ممکن ہو کیونکہ ہر چیز انسان کو یاد نہیں رہ سکتی اور خصوصاً ایسے لوگوں کو تو ہر ایک شخص کا نام یاد نہیں رہ سکتا جنہیں سینکڑوں آدمی دعا کے لئے کہنے والے ہوں۔ اس کے لئے ایک طریق تو یہ ہے کہ جس وقت کوئی شخص دعا کے لئے کہے اسی وقت اس کے لئے دعا کردی جائے۔ دوسرا طریق یہ ہے کہ مجموعی طور پر دعا نام لے کر یا بغیر نام کے کسی دوسرے وقت کردی جائے۔

مَیں موقعہ کے مناسب دونوں طریق اختیار کرتا ہوں۔ چونکہ سب درخواست دعا کرنے والوں کے نام یاد نہیں رہ سکتے اس لئے جن کے نام مجھے یاد ہوتے ہیں ان کے نام لے کر اور جن کے نام یاد نہیں ہوتے ان کے لئے مجموعی طور پر دعا کر دیتا ہوں کہ اے خدا جنہوں نے مجھے دعا کے لئے کہا ہے اور ان کے نام مجھے یاد نہیں تو انہیں ان کی نیک اغراض اور نیک ارادوں میں کامیاب فرما۔ حقیقت یہ ہے کہ جب تک پوری توجہ اور درد نہ ہو دعا کرنے اور دعا کرانے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ اور اگر پوری توجہ نہ ہو تو یہ بھی ایک عادت ہی کہلائے گی۔ جیسے بعض لوگوں کو قسمیں کھانے کی عادت ہوتی ہے۔ ہر بات پر خدا کی قسم کھاتے چلے جاتے ہیں نہ انہیں کوئی قسم کھانے کے لئے کہتا ہے اور نہ ہی کوئی قاضی یا حاکم بیٹھا ہوتا ہے جو انہیں قسم کھانے کے لئے کہے بلکہ وہ بلاوجہ قسمیں کھاتے چلے جاتے ہیں۔ اس طرح قسم کی عظمت اور رعب باقی نہیں رہتا۔ اسی لئے بلاوجہ قسم کھانے سے شریعت نے روکا ہے۔ جس طرح بلاوجہ قسم کھانے سے قسم کی عظمت مٹ جاتی ہے اسی طرح بطور عادت ہر انسان کو دعا کے لئے کہنے سے دعا کی عظمت قائم نہیں رہتی۔ ہمیشہ دعا کے لئے کہنے سے پہلے یہ دیکھو کہ کیا وہ شخص جس کو مَیں دعا کے لئے کہنے لگا ہوں میرے ساتھ ایسا تعلق رکھتا ہے کہ اگر میں دعا کے لئے کہوں تو اس کے دل میں ضرور تحریک ہوگی اور وہ درد کے ساتھ میرے لئے دعا کرے گا اور میری تکلیف اور میرے غم میں شریک ہوگا۔ اگر ایسا ہے تو ایسے شخص کو دعا کے لئے بے شک کہو ورنہ بغیر اس کے تو ایک عادت ہی ہے جیسا کہ قسمیں کھانے والے ایک ہی سانس میں واللہ، باللہ، ثم تاللہ تین چار قسمیں کھا جاتے ہیں۔

پس مومن کو ایسی باتوں سے اعراض کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں مومن کی یہ شان بیان کی ہے کہ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ (المومنون:4) مومن لغو باتوں سے پرہیز کرتے ہیں۔ پس دعا کے لئے یہ اصول جو مَیں نے بیان کیا ہے ہمیشہ مدنظر رکھو کہ **ایسے شخص کو دعا کے لئے کہو جس کے متعلق تم سمجھتے ہو کہ اس کے دل میں تمہارے لئے واقعی درد ہے۔** جیسے بیٹا ماں کو دعا کے لئے کہے یا بیوی خاوند کو دعا کے لئے کہے یا ماں بیٹے کو دعا کے لئے کہے یا باپ بیٹے کو یا بیٹا باپ کو دعا کے لئے کہے۔ یا بھائی بھائی کو کہے یا بہن بھائی کو کہے۔ یہ ایسے رشتے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک کو دوسرے کے لئے درد ہوتا ہے یا ایسا گہرا دوست ہو کہ جس کے متعلق تم سمجھتے ہو کہ تمہارے دکھ اور تکلیف میں وہ تمہارے رشتہ داروں کی طرح شامل ہے ورنہ رسمی طور پر دوسرے کو دعا کے لئے کہنا انسان کو کوئی فائدہ نہیں دیتا۔''

(منقول از ماہنامہ مصباح ربوہ۔مئی 2007ء)

کہاں ممکن ترے فضلوں کا اِرقام

(جلسہ سالانہ UK 2008ء میں شامل ہونے والے
مختلف ممالک کے وفود کے دلچسپ اور ایمان افروز تأثرات

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً خبر دی تھی کہ:
''مَیں تجھے عزت دوں گا اور بڑھاؤں گا اور تیرے آثار میں برکت رکھ دوں گا''۔
اسی طرح آپؑ نے فرمایا کہ:
''خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام دنیا میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا''۔

جماعت احمدیہ کی ساری تاریخ ان الہامات کی صداقت کی گواہ ہے۔ خلافت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی کے تاریخی سال میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختلف ممالک کا دورہ فرمایا۔ اسی طرح آپ نے کئی ممالک میں خلافت جوبلی جلسوں میں خطابات کے علاوہ خلافت جوبلی کے حوالہ سے منعقد ہونے والی مختلف تقریبات میں بھی خطابات فرمائے۔ ہزار ہا لوگوں نے حضور انور سے انفرادی اور اجتماعی ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ان میں افراد جماعت بھی تھے اور غیر مذاہب کے لوگ بھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور انور کی نورانی، مقدس اور جاذب شخصیت اور حضور کے پُر معارف خطبات اور خطابات اور جماعت کے جلسوں اور تقریبات نے لوگوں کے دلوں پر گہرے اثرات چھوڑے۔ اور اپنوں اور غیروں نے مشاہدہ کیا کہ اللہ تعالیٰ خلافت احمدیہ اور جماعت احمدیہ کو عزت و شہرت اور قبولیت اور نصرت سے نوازتے ہوئے غیر معمولی ترقیات عطا فرما رہا ہے۔ قبل ازیں کئی ممالک کی رپورٹس میں مختلف افراد کے تأثرات الفضل انٹرنیشنل کے مختلف شماروں میں شائع ہو چکے ہیں۔

جماعت احمدیہ برطانیہ کے صد سالہ جلسہ خلافت جوبلی 2008ء کے موقع پر مختلف ممالک کے وفود تشریف لائے۔ ان وفود نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور جلسہ سالانہ کے بارہ میں اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے حوالہ سے اپنے تأثرات اور خیالات کا اظہار کیا۔ چنانچہ ذیل میں ہم احباب کے ازدیاد ایمان کے لئے ایسے بعض تأثرات ہدیہ قارئین کر رہے ہیں جو ہمیں مکرم ایڈیشنل وکیل التبشیر صاحب لندن کی طرف سے موصول ہوئے ہیں جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(مدیر)

وفد امریکہ (U.S.A)

امریکہ سے افریقن احباب پر مشتمل ایک بڑا وفد جلسہ سالانہ یوکے 2008ء میں شامل ہوا۔ وفد کے سبھی ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

✿......وفد کے ایک ممبر علی مرتضیٰ نے کہا:

جلسہ UK کی کوئی مثال نہیں۔ اتنی مختلف قوموں کی نمائندگی تھی کہ جیسے ساری انسانیت یہاں اکٹھی ہوگئی ہے۔ اتنی مختلف قومیتوں میں میل جول بہت ہی خوبصورت تھا۔ جن معزز لوگوں نے جماعت سے خطاب کیا وہ بھی جماعت کا ہی حصہ لگ رہے تھے۔

✿......علی امۃ الطیف صاحبہ نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: دنیا کے مختلف ممالک کے لوگوں، مبلغین، قانون دانوں اور دیگر معزز لوگوں سے ملنا اور ان سب میں ایک ہی جذبات، خلافت سے محبت اور بھائی چارے اور اخوت کا موجود ہونا میزبان کی خوشی قابل دید تھی۔ مجھے بالخصوص عالمی بیعت اور حضور انور سے ملاقات نے بہت ہی متاثر کیا۔

دوسری بہنوں کے ساتھ (جن کو میں جانتی بھی نہیں تھی اور جو دنیا کے مختلف علاقوں سے آئی ہوئی تھیں) بیعت کے دوران الفاظ دہراتے ہوئے اور دعا کرتے ہوئے آپس میں عجیب محبت کا احساس تھا۔ اس وقت دعا کرتے ہوئے اور اللہ سے اس کی بخشش مانگتے ہوئے دل کی جو کیفیت تھی وہ الفاظ میں بیان نہیں کی جاسکتی۔

مجھے نہیں معلوم تھا کہ یہی جذبات اور احساسات میرے میں دوبارہ پیدا ہوں گے لیکن جب حضور انور سے ملاقات ہوئی اور حضور کے چہرہ کو دیکھا تو یہی کیفیت میرے اندر دوبارہ پیدا ہوئی۔ میں حضور کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔

✿......وفد کے ایک ممبر حمزہ الیاس صاحب نے کہا:

میرے لئے جلسہ کے تأثرات لکھنا بہت ہی مشکل ہے۔ گویا میرا دل بند ہو جائے گا۔ میں جمعہ کے دن کا منظر نہیں بھول سکتا۔ اس میں حضور کی موجودگی نے اس دن اور جلسہ کے باقی دنوں کی اہمیت اور خوبصورتی میں ناقابل بیان اضافہ کر دیا۔ یوکے کے جلسہ میں یہ لطیف احساس تھا کہ حضور انور کسی بھی وقت یہاں آسکتے ہیں اور جہاں بھی حضور ہوتے وہاں لوگوں کی موجودگی اور ان کے جذبات دیکھنے والے تھے۔

عالمی بیعت گویا اس جلسہ کا چوٹی کا مقام تھا۔ اس دوران مجھے اپنے آپ کو سنوارنے کا عہد کرنے کا موقع ملا۔ یوں لگتا تھا کہ بیعت کے دوران جسم نہیں بلکہ ٹوٹے ہوئے دل بکھرے ہوئے ہیں۔

✿......وفد کے ایک ممبر خالد وحید صاحب نے ان الفاظ میں اپنے خیالات کا اظہار کیا:

جلسہ کے دوران میں جن احمدیوں سے بھی ملا مجھے وہ خدا کے بندے نظر آئے بلکہ ان کو غلام کہنا زیادہ مناسب ہوگا۔

آخری دن حضور سے ملاقات نہ ہو سکی مگر مجھے حضور انور کی شیروانی کا تحفہ ملا جس کو میں کبھی بھی اپنے سے جدا نہ کروں گا اور یہ ہمارے خاندان میں نسلاً بعد نسلٍ چلتا رہے گا۔

☆ Micah طاہر صاحب نے اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے کہا:

کون کہتا ہے کہ اس دفعہ جلسہ یوکے پر بارش نہیں ہوئی۔ یہ بالکل غلط بات ہے۔ اس دفعہ جلسہ یوکے پر اتنی روحانی بارش ہوئی ہے کہ ہر طرف جل تھل ہو گیا اور ہم نور سے نہا گئے۔

مختلف ملکوں کے لوگوں سے ملاقات ہوئی۔ جلسہ کے بعد ہم لوگوں نے لندن میں تبلیغ بھی کی۔ ایک جگہ عیسائی Evangelists کھڑے تبلیغ کر رہے تھے۔ جب ہم نے ان سے سوالات کئے تو ایک منٹ کے اندر ان لوگوں کا اثر زائل ہو گیا۔ پھر حضور انور سے ملاقات ہوئی گویا ایک بہت ہی پیارے وجود سے دوبارہ مل رہے تھے۔

✿......جلال الدین عبد الطیف صاحب کہتے ہیں:

یہ میری بیوی اور میرے لئے ایک بہت اچھا Experience تھا۔ حضور کو بار بار دیکھنے اور آپ کے پیچھے نماز پڑھنے کا موقع ملا۔ جلسہ میں شمولیت سے گویا ایک برقی رو جسم میں دوڑ جاتی تھی خاص طور پر جب حضور انور کو دیکھنے کا موقع ملتا۔

دنیا کے مختلف احمدیوں سے ملنے اور ان سے ملنے والا پیار ہمارے دلوں کو گرما دیتا ہے۔ اللہ غیروں کو بھی احمدیت کی پیاری صداقت قبول کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

✿......وفد کے ایک ممبر جمیل غوری صاحب نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

یہاں مجھے وہ احساس ہوا جو حج کے دوران مکہ میں ہوا تھا۔ بلکہ وہاں سے بھی زیادہ۔ یہاں بھائی چارہ کی ایک عجیب فضا تھی۔ ایک خاص روحانی کیفیت تھی اور خدا کے وہ افضال نازل ہو رہے تھے جن کا بیان کرنا ممکن نہیں۔ میں سب کارکنان کے لئے دعا گو ہوں۔

✿......اکبر Tshaka صاحب بیان کرتے ہیں:

جلسہ کی تقاریر بہت ہی مؤثر تھیں۔ اسی طرح دنیا کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے لوگوں سے ملنا مختلف کارکنان کا ڈیوٹی دینا، بچوں کا پانی پلانا، ہزاروں لوگوں کا ایک جگہ اکٹھا ہو کر رہنا، کھانا، پینا، یہ سب انتظامات ان سب باتوں نے بہت متاثر کیا۔ حضور سے ملاقات، حضور کی تقاریر سننا گویا ہمارے سفر کا معراج تھا۔

وفد گیمبیا (The Gambia)

جلسہ سالانہ یو کے 2008ء میں ملک گیمبیا (Gambia) سے شامل ہونے والے وفد نے اپنے تأثرات کا اظہار ان الفاظ میں کیا۔

✿ اس سال کا خاص جلسہ صد سالہ خلافت جوبلی بہت ہی کامیاب تھا اور اپنے ساتھ بہت سی برکات لئے ہوئے تھا۔ اور یہ زندگی میں ایک ہی تجربہ تھا۔

✿ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقاریر بہت ہی پر معارف اور دلوں پر اثر کرنے والی تھیں جس کا بیان کرنا مشکل ہے۔ ساری جماعت گیمبیا کیلئے اس سال کا یہ تاریخی جلسہ سالانہ منفرد اہمیت کا حامل تھا۔ امسال پہلی دفعہ پورے ملک میں احمدی احباب اور جماعتوں نے MTA کے ذریعہ Live نشریات کو سنا اور حضور کو دیکھا۔ نیز غیر از جماعت لوگوں نے بھی جلسہ کو دیکھا اور سنا۔

ہر کوئی بہت ہی متاثر تھا اور حضور انور کیلئے دعائیں کر رہا تھا غیر احمدیوں نے کہا کہ اسلام کا دفاع یہی شخص کر رہا ہے۔ گیمبیا سے آنے والے وفد نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت بھی حاصل کی اور تصویر بھی بنوائی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت وفد کے ممبران کو قلم اور ''الیس اللہ بکاف عبدہٗ'' کی انگوٹھیاں عطا فرمائیں۔

وفد آئیوری کوسٹ (Ivory Coast)

صدر مملکت آئیوری کوسٹ کے ٹیکنیکل ایڈوائزر جناب Mamaadou Traore نے جلسہ کے موقع پر صدر مملکت آئیوری کوسٹ کے نمائندہ کی حیثیت سے خطاب کرتے ہوئے اپنے خیالات کا اظہار یوں کیا۔

آپ نے کہا:

''قابل احترام خلیفۃ المسیح

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اس تاریخ ساز جلسہ کے موقع پر صدر مملکت آئیوری کوسٹ کے نمائندہ کے طور پر شرکت کی سعادت پاتے ہوئے ہمارا وفد بے حد خوشی محسوس کر رہا ہے۔ جہاں دنیا بھر میں احمدیت نے مقبولیت حاصل کی وہیں 1961ء میں آئیوری کوسٹ میں بھی احمدیت کا پودا لگا۔ یعنی صرف دو سال بعد آئیوری کوسٹ میں جماعت احمدیہ اپنی پچاس سالہ جوبلی کی تقریبات کا اہتمام کر سکے گی۔ جماعت احمدیہ کا مثالی کردار اور حکام کے ساتھ بہترین تعلقات قریباً نصف صدی پر پھیلے ہوئے ہیں۔ مثالی امن کی روح اور ملکی قوانین کی پابندی جماعت احمدیہ کا طرّۂ امتیاز ہے۔

پیارے خلیفۃ المسیح! آج مادیت نے دنیا کے سینے میں اپنے پنجے گاڑ رکھے ہیں۔ لیکن اس دنیا میں ایک جماعت احمدیہ ہے جو بغیر کسی ذاتی غرض کے انسانیت کی مدد اور ہمدردی کی تعلیم دیتی ہے۔ ایک طرف اس نے مذہبی اقدار کے رواج کا بیڑہ اٹھا رکھا ہے اور دوسری طرف بیماروں، غریبوں، ناداروں، یتیموں اور بیواؤں کے مصائب کو دور کرنے میں مصروف عمل ہے۔

Humanity First کی تنظیم نے آئیوری کوسٹ میں انسانیت کی خدمات کا آغاز کر دیا ہے۔ ایک عرصہ سے نلکوں کی مرمت کا کام بڑی محنت سے کیا جا رہا ہے۔ اسی طرح سے دور دراز دیہات جو علاج معالجہ کی سہولیات سے محروم تھے وہاں مفت علاج معالجہ کیلئے میڈیکل کیمپس بھی اس جماعت کی خدمت میں شامل ہیں۔

پیارے خلیفۃ المسیح! ملک بھر میں شاندار مساجد کی تعمیر بھی جماعت احمدیہ کی نمایاں خدمات میں شمار ہوتی ہے۔ جماعت احمدیہ ہی واحد اسلامی جماعت ہے جس نے ملک کی سب سے زیادہ بولی جانے والی لوکل زبان جولا میں ترجمہ قرآن کی توفیق پائی ہے۔

پیارے خلیفۃ المسیح! آئیوری کوسٹ اس وقت اپنی تاریخ کے نازک ترین دور سے گزر رہا ہے۔ہمیں یقین کامل ہے کہ آپ کا شمار خدا کے خاص بندوں میں ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ نے آپ کو غیر معمولی قبولیت دعا سے بھی نوازا ہے۔اس صورتحال کے پیش نظر ہمارا ملک آئیوری کوسٹ آپ کی خصوصی دعاؤں کا مستحق ہے۔ دعا ہے کہ ہمارا یہ خوبصورت ملک پھر سے امن کا گہوارہ بن جائے۔

پیارے خلیفۃ المسیح! آپ سے پہلے خلفاء احمدیت نے ہمارے ملک آئیوری کوسٹ کو دورہ کی سعادت سے نوازا ہے۔خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اس ملک کا آخری دورہ کیا۔اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ کی خدمت میں آئیوری کوسٹ کے دورہ کی درخواست کرتے ہیں۔اس تاریخی موقع پر صدر مملکت کی طرف سے جذبات تشکر اور مبارکباد کے پیغام پیش کرتے ہیں۔

پیارے خلیفۃ المسیح! عرصہ دراز سے عمائدین احمدیت اور حکومت کے درمیان باہمی تعاون اور مکمل ہم آہنگی کی فضا قائم ہے۔اس موقع پر ایک مرتبہ پھر سے ہم ہر قسم کے تعاون کی یقین دہانی کا پیغام لے کر آئے ہیں۔

صد سالہ خلافت جوبلی کی تقریبات تشکر کے موقع پر ہم نیک تمناؤں کا اظہار کرتے ہیں اور خواہش کرتے ہیں کہ ان تقریبات کے نتیجہ میں عالمگیر جماعت احمدیہ کو دوررس کامیابیاں عطا ہوں۔احمدیت زندہ باد، خلیفۃ المسیح زندہ باد، آئیوری کوسٹ زندہ باد‘‘۔

۞...... آئیوری کوسٹ سے بھی امسال جلسہ سالانہ UK 2008ء میں حکومت کے دو آفیشل نمائندے Mr. Mamadou Traore (Technical Adviser toPresident) اور Mr. Assamoi Ssamoi Michel (Vice President Dimbokro Regional Council) شامل ہوئے تھے۔

دونوں احباب جلسہ کے تمام پروگراموں میں شامل ہوئے۔اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ان دونوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات میں اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ:

ہم جلسہ کے اس نظام سے بہت متأثر ہوئے ہیں۔خاص طور پر خلیفۂ وقت کی اطاعت اور احمدی احباب کی ان سے محبت بے مثال ہے۔جلسہ کے آخر میں مختلف زبانوں میں نظمیں پڑھتے ہوئے اور نعرے لگاتے ہوئے جس طرح احباب نے اپنے امام سے محبت اور فدائیت کا اظہار کیا اس کی مثال دنیا میں کہیں نہیں ملتی۔اس موقع پر اطاعت کا ہم نے ایک ایسا نمونہ دیکھا جسے ہم زندگی بھر بھُلا نہیں سکتے۔حضور انور نے جب کہا خاموش ہو جائیں تو اس پر چالیس ہزار کا مجمع یک لخت خاموش ہو گیا۔ دنیا میں اس کی مثال کہاں ملے گی۔ بچے جس محبت اور پیار سے پانی پلاتے ہیں اور چائے وغیرہ Serve کرتے ہیں اس نے بھی ہمیں بہت حیران کیا ہے۔ بار بار ہمارے پاس آتے اور پوچھتے کہ پانی چاہیئے ، چائے چاہیئے یا کوئی چیز چاہیئے؟ اُن سے لیں تو بہت خوش ہوتے ہیں۔ایسی جماعت ہم نے کہیں نہیں دیکھی۔

انہوں نے کہا کہ انہوں نے بہت سی کانفرنسز اور میٹنگز انٹرنیشنل اور نیشنل لیول پر Attend کی ہیں لیکن یہ اپنی نوعیت کا ایک الگ جلسہ تھا جس میں شمولیت ان کے لئے خوش قسمتی کا باعث تھی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شخصیت سے بے حد متاثر تھے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کو ایک یادگار اور ناقابل فراموش واقعہ قرار دیا۔

وفد لائبیریا (Liberia)

لائبیریا کی حکومت نے پہلی بار اپنا کوئی نمائندہ جلسہ سالانہ UK پر بھجوایا۔ صد سالہ خلافت جوبلی کے جلسہ کے موقع پر وہاں کے انفارمیشن منسٹر Hon. Dr. Lawrence Bropleh بحیثیت نمائندہ حکومت جلسہ سالانہ UK, 2008ء میں شامل ہوئے۔

موصوف نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور حضور انور سے ملاقات کے دوران بتایا کہ جلسہ کے اختتام پر جب احباب جماعت نعرے لگاتے ہیں اور نظمیں پڑھتے ہیں تو اس منظر کو دیکھ کر محسوس ہوتا ہے کہ ان لوگوں کو حضور انور سے بہت محبت ہے۔اس پر حضور انور نے فرمایا ’یہ محبت دونوں طرف سے ہوتی ہے اور جب ملتی ہے تو آسمان کی طرف جاتی ہے‘۔

موصوف نے لائبیریا مشن کے کام کی بہت تعریف کی اور بتایا کہ جماعت احمدیہ لائبیریا میں صحت، تعلیم اور خدمت خلق کے میدان میں نمایاں خدمات انجام دے رہی ہے۔

منسٹر نے جلسہ میں کثیر تعداد کو دیکھ کر کہا کہ لندن میں مسلمانوں کے اتنے بڑے اجتماع کو دیکھ کر بہت حیران ہوا ہوں اور سارے انتظامات بہت عمدہ ہیں۔اس جلسہ میں شمولیت بہت لذت بخش تھی ، ناقابل بیاں ہے۔میں سب عمائدین سے ملا ہوں اور ہر طرف سے مجھے محبت ہی محبت ملی ہے۔حضور انور سے میری ملاقات غیر معمولی اہمیت کی حامل تھی اور مجھے یہ زندگی بھر یاد رہے گی۔

موصوف نے ملاقات کے آخر پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو لائبیریا کا دورہ کرنے کی دعوت دی اور کہا کہ حکومت لائبیریا آپ کو Welcome کرے گی۔

وفد نائیجیریا (Nigeria)

نائیجیریا کے جسٹس عبدالقادر امام فولدنی ، Grand قاضی شریعہ کورٹ آف اپیل کوارا سٹیٹ نائجیریا نے جلسہ سالانہ یو کے 2008ء میں شرکت کی۔ یہ صاحب احمدی نہیں ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب امسال اپریل 2008ء میں نائجیریا تشریف لے گئے تو الورین (Ilorin) میں قیام کے دوران یہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے آئے تھے اور پھر حضور انور کی گورنر سے ملاقات کے دوران بھی یہ موجود رہے۔بعد میں حضور انور کو اپنی شریعہ کورٹ کی عمارت میں لے گئے اور عمارت اور اپنی لائبریری دکھائی اور بہت عزت و احترام سے پیش آئے۔

یہ جلسہ سالانہ UK 2008ء میں شرکت کے لئے تشریف لائے اور جلسہ سالانہ کے تمام پروگراموں میں شامل ہوئے حضور انور کی اقتداء میں نمازیں ادا کیں اور سارا وقت جلسہ گاہ میں گزارا۔حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت ان کو ملاقات کا شرف بخشا۔

انہوں نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ ’’میں نے زندگی میں ایسا پروگرام نہیں دیکھا۔ہر رنگ ونسل کے لوگ اس جلسہ میں شامل ہوئے۔ انتظامات بہت اچھے تھے۔لوگوں میں بہت نظم وضبط دیکھا۔

اس وقت دنیائے اسلام کو خلیفہ کی ضرورت ہے اور خدا تعالیٰ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ساری دنیا کے لئے خلیفہ مقرر کر دیا ہے۔اگر اب بھی لوگ احمدیت کی مخالفت کرتے ہیں تو وہ اپنے آپ کو دھوکہ دے رہے ہیں۔اسلام کی علمبردار صرف احمدیہ جماعت ہوسکتی ہے۔اس کا کسی کے ساتھ مقابلہ نہیں کیا جاسکتا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق انہوں نے کہا کہ عظیم روحانی شخصیت ہیں ایک غیر معمولی انسان ہیں ۔مجھے بہت زیادہ پیار ملا۔عربی بھائیوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق بہت پیارے نغمے تیار کئے ۔خدا تعالیٰ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو بے انتہا علم دیا ہے۔مجھ سے نائجیریا اور شمالی نائجیریا کے متعلق ایسے باتیں کر رہے تھے جیسے الورین (Ilorin) میں رہ رہے ہیں۔عام انسان یہ باتیں نہیں کرسکتا۔

موصوف نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو علم اور روحانیت سے نوازا ہے۔میں نمازوں میں حضور انور کے بالکل پیچھے کھڑا ہوتا تھا۔ایک مرتبہ حضور انور نے مجھے پیار سے بلا کر پہلی صف میں کھڑا کیا۔قرآن کریم کی تلاوت اتنی پیاری تھی کہ دل میں اُتر جاتی تھی۔میں بڑے غور سے حضور انور کی تلاوت سنتا رہا ہوں اور اس سے لطف اندوز ہوتا رہا ہوں ۔میرے لئے دعا کریں کہ میں بھی اس جماعت کا حصہ بن جاؤں‘‘۔

وفد بورکینا فاسو (Burkina Faso)

بورکینا فاسو سے آنے والے وفد کے ممبران میں سے عبدالرحمان دیالو صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بورکینا فاسو نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مَیں اس بابرکت موقعہ کو بیان نہیں کرسکتا۔میرے خیال میں ابھی اس سفر سے واپس ہی نہیں آیا۔مجھے ایسا لگتا ہے کہ جیسے یہ سب خواب تھا۔یہ پہلی دفعہ تھا کہ مَیں حضور انور کو اکیلے مل رہا تھا (اس سے پہلے ساتھ ترجمان ہوتے تھے)۔حضور انور نے مجھے بیٹھنے کا ارشاد فرمایا اور جلسہ کے بارہ میں میرے تأثرات دریافت فرمائے۔مَیں اس ملاقات کی وجہ سے بہت خوش تھا۔مَیں نے حضور انور کا ہمارے سائیکل سواروں کی حوصلہ افزائی کرنے پر شکریہ ادا کیا۔حضور انور نے مجھے ایک پرفیوم اور گھڑی عنایت فرمائی ۔تصویر اتارنے کے بعد یہ ملاقات ختم ہوئی۔

مَیں نے جو تین منٹ کے قریب وقت حضور کے ساتھ گزارا یہ میری زندگی کا بہترین وقت تھا دعا ہے کہ اللہ خلافت احمدیہ کو قیامت تک قائم رکھے۔

موصوف نے جلسے کے انتظامات کے بارے میں اپنے تأثرات کا اظہار ان الفاظ میں کیا:

مَیں نے کبھی جلسہ کے لنگر خانہ کے کارکنان کو تھکے ماندے نہیں دیکھا۔مَیں نے ان کو اس ہجوم میں بغیر شکایت کے خدمت کرتے دیکھا اور لوگوں کے ہر طرح کے رویہ کو برداشت کرتے ہوئے دیکھا۔صبح ناشتے میں ایک آدمی نظمیں پڑھ رہا تھا جب کہ دوسرے خدام اس کوشش میں تھے کہ ان کی لائن میں زیادہ لوگ آئیں اور وہ زیادہ لوگوں کو Serve کریں۔

اس سال مجھے تمام نمازیں اور تہجد جلسہ گاہ میں ادا کرنے کی توفیق ملی اور خاص طور پر تمام نمازیں حضور انور کی اقتداء میں ادا کرنے کی توفیق ملی۔حضور انور کی جلسہ گاہ میں موجودگی ماحول کو اور روحانی کر دیتی ہے۔مجھے وہاں پر انتہائی خوشگوار اور روحانی ماحول میں وقت گزارنے کا موقع ملا۔

(باقی آئندہ)

۞۞۞۞۞

بقیہ: اسانٹی چوئی زبان میں قرآن مجید کے ترجمہ کی تقریب رُونمائی
از صفحہ نمبر 16

صورت میں منعقد ہوئی جس میں اشانٹی قبیلہ کے بادشاہ Otumfo Osei Tutu ii Asantehene نے دیگر قبائلی چیفس اور اہم شخصیات کے ساتھ مکرم امیر صاحب اور دیگر جماعتی عہدیداران کو خوش آمدید کہا اور ترجمہ کی کاپی دیئے جانے پر خوشنودی کا اظہار کیا۔مزید اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آج کا دن بہت بابرکت ہے کہ آج میری ہی زبان میں قرآن مجید میسر آیا ہے اور انہوں نے وعدہ کیا کہ وہ اس کتاب کو ضرور پڑھیں گے۔(اشانٹی قبیلہ کے یہ بادشاہ مذہباً عیسائی ہیں)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا فرمان ہمیں ہمیشہ پیش نظر رہنا چاہئے کہ:

’’ہم نے یہ عہد کر رکھا ہے کہ ہم مزید زبانوں کی تلاش کریں گے اور اس وقت تک چین نہیں لیں گے جب تک یہ ظاہر نہ ہو کہ قرآن وہ کتاب ہے جس سے زیادہ دنیا میں کسی اور کتاب کا دنیا کی زبانوں میں ترجمہ نہیں ہوا ‘‘۔

(الفضل 25/مئی 1989ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے ۔ اور جماعت احمدیہ کو مزید زبانوں میں تراجم کرنے کی توفیق دیتا چلا جائے اور یہ ترجمہ قرآن لوگوں کے اسلام احمدیت کی طرف ہدایت کا ذریعہ ثابت ہو اور لوگ اس کی برکات سے متمتع ہوں۔آمین ۞۞۞۞۞

قائم شدہ 1952
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز ربوہ
ریلوے روڈ 6214750 6214760
اقصیٰ روڈ 6212515 6215455
پروپرائٹر۔میاں حنیف احمد کامران
Mobile: 0300-7703500

صحابی حضرت مسیح موعود علیه السلام

حضرت حکیم محمد حسین صاحب رضی اللہ عنہ

(بلب گڑھ ضلع گوڑ گاؤں)

(غلام مصباح بلوچ۔ نائیجیریا)

حضرت حکیم محمد حسین صاحب رضی اللہ عنہ اپنے خاندان میں احمدیت قبول کرنے والے سب سے پہلے بزرگ تھے۔آپ نے مئی 1898ء میں بیعت کی توفیق پائی۔آپ کی بیعت کا اندراج ایک فہرست بیعت میں شامل ہے جوانہی ایام میں حضرت پیر سراج الحق صاحبؓ نے مرتب فرمائی تھی:

’63۔حکیم محمد حسین ولد سرفراز حسین‘

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ 650 نیو ایڈیشن از دوست محمد شاہد صاحب)

آپ کی بیعت کے بعد آپ کے والد محترم حضرت حکیم سرفراز حسین صاحب (وفات جولائی 1915ء) اور دو بھائی حضرت الطاف حسین صاحب (وفات یکم جولائی 1916ء) اور حضرت بابو اعجاز حسین صاحب (وفات 28جون 1935ء) بھی داخل احمدیت ہوئے۔ یہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کے ساتھ محبت و اخلاص میں دن بدن ترقی کرتا چلا گیا۔ آپ کا گاؤں بلب گڑھ دہلی کے مضافات میں ہے جہاں آپ کے ذریعے احمدیت کو بہت فروغ ملا۔

حضرت اقدسؑ کی خدمت میں پھل لانا

17 اگست 1903ء کو حضور علیہ السلام سفر گورداسپور پر روانہ ہوئے اور مغرب و عشاء کی نمازیں بٹالہ میں جمع کر کے ادا کیں، ایڈیٹر اخبار البدر اس روز کی ڈائری میں فرماتے ہیں:

”حضور علیہ السلام نماز ادا فرما رہے تھے اور آپ کی طبیعت ناساز تھی کہ نماز کے اندر طبیعت میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ انگور ملیں تو وہ کھائے جائیں مگر چونکہ نزدیک و دور اُن کا ملنا محال تھا اس لئے کیا ہو سکتا تھا کہ اس اثنا میں ایک صاحب جناب حکیم محمد حسین صاحب ساکن بلب گڑھ ضلع دہلی جو کہ حضرت اقدس کے مخلص خدام سے ہیں قادیان سے واپس ہو کر حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے ایک ٹوکری انگوروں اور دوسرے ثمرات مثل انار وغیرہ کے حضرت کی خدمت میں پیش کی اور بیان کیا کہ مجھے علم نہ تھا کہ حضور بٹالہ تشریف لائے ہیں، مَیں قادیان چلا گیا وہاں معلوم ہوا تو اسی وقت مَیں واپس ہوا اور یہ پھل حضور کے لئے ہیں“۔

(البدر 28 اگست 1903ء صفحہ 251)

فنانشل کمشنر بہادر پنجاب کا استقبال

1908ء میں فنانشل کمشنر صاحب بہادر پنجاب کی قادیان آمد کے موقع پر جن احباب جماعت نے ان کا استقبال کیا ان میں حضرت حکیم صاحب اور آپ کے بھائی حضرت حکیم الطاف حسین صاحب دونوں شامل ہوئے

(بدر 26مارچ 1908ء صفحہ 2 کالم 3)

مالی قربانیاں

سلسلہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے آپ مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ جماعت کے ابتدائی اخبارات و رسائل میں آپ کی ان قربانیوں کا ذکر محفوظ ہے۔مثلاً الحکم 24 فروری 1905ء صفحہ 12 کالم 3 پر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے لئے آپ کا پانچ روپے چندہ لکھا ہے۔ الفضل 22 مئی 1922ء صفحہ 9 پر چندہ خاص میں آپ کے 129 روپے لکھے ہیں۔ اسی طرح 22 مارچ 1908ء کو قادیان میں ڈاکٹران و اطباء جماعت احمدیہ کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں اتفاق رائے سے یہ منظور ہوا کہ اس سلسلہ کا ہر ایک ڈاکٹر و طبیب ہر ماہ کی پہلی تاریخ کی آمدنی جو پرائیویٹ پریکٹس سے ہو صدر انجمن احمدیہ ڈسپنسری قادیان کی امداد کے لیے مہیا کرے گا، حضرت حکیم صاحب بھی اس اجلاس میں شامل ہوئے اور دو روپے چندہ بھی اس موقع پر دیا۔

(الحکم 6 اپریل 1908ء صفحہ 7 کالم 3)

مالی تحریکات میں حصہ لینے کا یہ جذبہ آپ کے گھر کے دیگر افراد میں بھی تھا۔ 1917ء میں چندہ تبلیغ ولایت میں آپ کے گھر کی خواتین نے چار روپے حصہ ڈالا۔

(الفضل 21اگست 1917ء صفحہ 11)

دعوت الی اللہ کی مساعی

دہلی اور اس کے مضافات میں احمدیت کی پرچار کا آپ نے خوب موقع پایا اور تبلیغ احمدیت کی۔آپ کی تبلیغی مساعی کی ایک رپورٹ الفضل میں شائع شدہ ہے:

”بلب گڑھ ضلع گوڑگاؤں سے حکیم محمد حسین صاحب خبر دیتے ہیں کہ 28/جون سے ایک غیر احمدی مولوی کے ساتھ ہماری جماعت کا مباحثہ تحریری شروع ہو گیا ہے مسئلہ زیر بحث فی الحال وفات مسیح ہے اور شاید بعد میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی پر بھی بحث ہوگی، حضرت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حق کا حامی و ناصر ہو۔آمین“

(الفضل 4 جولائی 1915ء صفحہ 2 کالم 1)

اس مباحثہ میں جماعت کی طرف سے حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ مقابل ہوئے اور جماعت کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیابی ہوئی اور مباحثہ کے نتیجے میں بیعتیں بھی نصیب ہوئیں۔اس مباحثہ کی روداد الفضل 20 جولائی 1915ء صفحہ 7,8 میں شائع ہوئی۔حضرت حکیم صاحب اپنے اندر ایک دینی غیرت رکھتے تھے۔دعوت الی اللہ کے فریضہ کو آپ نے مرتے دم تک نبھایا آپ کی وفات پر آپ کے بیٹے حضرت حکیم انوار حسین صاحب نے لکھا:

”.....رات دن سوائے تبلیغ احمدیت کے کوئی تسکین قلب کا سامان نہ سمجھتے تھے، وصال سے تقریباً نصف گھنٹہ قبل جبکہ غیر احمدی لوگ بھی کھڑے تھے سب کو مخاطب کر کے اپنے عقائد بیان کیے اور کہا تم گواہ رہنا۔علم طب کی وجہ سے تمام ہندو مسلمان آپ کے گرویدہ تھے....“

(الفضل 9نومبر 1926ء صفحہ 2 کالم3)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشہور صحابی حضرت مرزا محمد شفیع صاحب دہلوی (ولادت 1877ء۔ بیعت: جون 1901ء ۔ وفات: 17جنوری 1945ء) محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان آپ کی تبلیغ سے ہی داخل احمدیت ہوئے۔

(الفضل 29مارچ1945ء)

وفات

آپ نے 2نومبر 1926ء بروز منگل دوپہر کے دو بجے اپنے گاؤں بلب گڑھ میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔

(الفضل 9نومبر 1926ء صفحہ 2 کالم 3)

اولاد

آپ کی اہلیہ محترمہ نے 1958ء میں خانیوال میں وفات پائی۔(الفضل 3اپریل 1958ء صفحہ 6)۔

آپ کی اولاد میں ایک بیٹے حضرت حکیم انوار حسین صاحب تھے جن کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کا شرف حاصل تھا اور وہ دینی اور روحانی لحاظ سے اپنے باپ کے صحیح جانشین تھے۔آپ کی زندگی میں ہی انہوں نے تبلیغ، تربیت اور دروس وغیرہ کی ذمہ داریاں باحسن رنگ انجام دینا شروع کر دی تھیں۔تقسیم ملک کے بعد وہ خانیوال آکر آباد ہوئے اور یہیں وفات پائی۔

(الفضل 8فروری 1968ء صفحہ 6)

آپ کے ایک بیٹے کا نام محمد احمد صاحب تھا۔

(الفضل 31اکتوبر 1935ء صفحہ 3)

حضرت حکیم صاحب کی دو بیٹیاں تھیں، ایک بیٹی محترمہ حسن زمانی صاحبہ اہلیہ محترم ذوالفقار حسین صاحب ابن حضرت بابو اعجاز حسین صاحب تھیں جو لجنہ اماء اللہ دہلی کی صدر رہیں اور مئی 1980ء میں وفات پائی۔

(الفضل 18مئی 1980ء صفحہ 8)

دوسری بیٹی محترمہ لیاقت زمانی صاحبہ اہلیہ بابو نذیر احمد صاحب شہید ابن حضرت بابو اعجاز حسین صاحب تھیں جو بہت عابدہ و زاہدہ اور مستجاب الدعوات خاتون تھیں، انہوں نے اگست 1971ء میں خانیوال میں وفات پائی۔

کینیڈا میں جلسہ یوم پیشگوئی مصلح موعود کا بابرکت انعقاد

جماعت احمدیہ کے افراد دنیا بھر میں 20فروری کو جگہ جگہ یوم مصلح موعود کی مجالس سجاتے ہیں۔کینیڈا میں بھی تمام جماعتوں نے پیشگوئی مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے جلسے منعقد کئے۔اِس سلسلے کا سب سے بڑا اجتماع پارک ریجن میں ہوا

بعد نماز مغرب ٹھیک ساڑھے چھ بجے محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کے زیر صدارت تقریب کا آغاز تلاوت قران کریم سے ہوا۔جس کے بعد مکرم امیر صاحب کینیڈا نے اپنی تعارفی تقریر میں کہا کہ آج جس عظیم الشان پیشگوئی پر بات کرنے کے لئے ہم جمع ہوئے ہیں اُس کا پس منظر حضورِ انور نے اپنے خطبہ جمعہ میں بڑی وضاحت سے بیان فرمایا ہے۔ خلاصہ بیان کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ دعویٰ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اِس زمانہ میں اسلام کے خلاف تمام ادیان کی طرف سے کئے گئے اعتراضات کا دفاع کرنے کے لئے کھڑا کیا ہے تو آریہ سماج نے یہ مطالبہ کیا کہ آپؑ اپنے اِس دعویٰ کے حق میں کہ اسلام، خدا کی طرف سے بھیجا ہوا دین ہے کوئی نشان دکھائیں۔آپ نے اُن کے جواب میں خدا تعالیٰ سے ہدایت پا کر چالیس روز تک چلّہ میں گزارنے کا قصد کیا اور اِس کے لئے ہوشیار پور شہر کا انتخاب کیا۔ چالیس روز کی تنہائی میں عبادات اور عاجزانہ دُعاؤں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو اسلام کی عظمت و رفعت کا ایک عظیم الشان نشان پیش گوئی مصلح موعود کی صورت میں عطا کیا۔آپ نے کہا کہ ہم آج اُسی عظیم الشان پیش گوئی کا ذکر کریں گے ۔

مکرم امیر صاحب کی تقریر کے بعد مکرم مرزا قدیر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ منظوم کلام سے چند اشعار جو آپؑ نے اپنی اولاد کے حق میں دُعا کے طور پر تحریر فرمائے تھے خوش الحانی سے پیش کئے۔اِن اشعار کا انگریزی ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔

پیشگوئی کے اصل الفاظ اور ان کا انگریزی ترجمہ بیان کرنے کے بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی شخصیت اور اُن کی تحریکات پر مبنی ایک دلچسپ پروگرام پاور پوائنٹ کے ذریعہ پیش کیا گیا۔جس میں نادر تصاویر اور دستاویزات کی مدد سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے پچاس سالہ دور خلافت کی حسین اور دلکش یادوں کو مسجد میں آویزاں ایک بڑی سکرین پر دکھایا گیا۔

جامعہ احمدیہ کینیڈا کے ایک طالب علم عزیزم فرحان ربانی نے پیشگوئی مصلح موعود کے کچھ الفاظ کی تشریح بیان کی اور الہامات کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت اور اُن کی پُرعزم قیادت کو اُن واقعات کے تناظر میں پیش کیا۔

مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب نائب امیر اوّل اور مشنری انچارج کینیڈا نے اِس اجلاس میں اختتامی تقریر کی جس میں قرآن کریم کی آیات کے حوالہ سے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کی قربت اور قبولیت دُعا کا مرتبہ حاصل کرنے کے لئے کسی مرشد اور وسیلہ کی ضرورت ہوتی ہے، اس لئے جو شخص آنحضرت ﷺ کے تتبع میں آپ کا خلیفہ بنتا ہے اُسے بھی وسیلہ کا وہی مقام عطا ہوتا ہے ۔پیشگوئی مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا عظیم الشان نشان جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا کیا گیا وہ بھی اصل میں قبولیت دعا کا ہی نشان ہے جو آپ کی چالیس دن کی مسلسل دعاؤں کے نتیجہ میں نازل ہوا۔خدا کے بندوں کی مقبولیت کو پہچاننے کا ایک بڑا نشان دُعا کی قبولیت ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں کی دُعائیں کثرت سے قبول ہوتی ہیں۔حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جس کسی کو منصبِ خلافت پر سرفراز کرتا ہے تو اُس کی دعاؤں کی قبولیت کو بڑھا دیتا ہے کیونکہ اگر اُس کی دُعائیں قبول نہ ہوں تو پھر اُس کے انتخاب کی ہتک ہوتی ہے۔

اجتماعی دُعا اور اعلانات کے ساتھ یہ پُر معارف تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔نماز عشاء کی ادائیگی کے بعد حاضرین جلسہ میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔

اللہ تعالیٰ جماعت کینیڈا کی اس مساعی میں برکت ڈالے۔آمین

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD,
LONDON SW19 3TLU.K.

بذریعہ e-mail رابطہ قائم کرنے کے لئے پتہ یہ ہے:-

mahmud@tiscali.co.uk
mahmud.a.malik@gmail.com

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی حسین یادیں

رسالہ ’’نورالدین‘‘ جرمنی کے ’’سیدنا طاہرؒنمبر‘‘ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے حوالہ سے مکرم عبدالرحمٰن مبشر صاحب صدر مجلس انصاراللہ جرمنی و سابق افسر جلسہ سالانہ جرمنی بیان کرتے ہیں کہ جب مجھے افسر جلسہ سالانہ مقرر کیا گیا تو حضورؒ کی تشریف آوری کا سوچ کر بہت بوجھ تھا۔ جس شام حضورؒ کے ساتھ کھانا تھا تو حضورؒ نے مجھے اپنی دائیں جانب بٹھالیا۔ حضورؒ کے بائیں طرف امیر صاحب بیٹھے تھے۔ امیر صاحب کا مرتبہ بڑا ہے، لیکن حضورؒ نے پہلے میری پلیٹ میں کھانا ڈالا اور بعد میں امیر صاحب کی پلیٹ میں اور اس کے بعد اپنے لئے کھانا ڈالا۔ یہی چیز ہمیں سکھاتی ہے کہ اسلامی روایات کو کس طرح زندہ رکھنا ہے اور یہ چیزیں حضورؒ ہمیں اپنے عمل سے سکھا کر گئے ہیں۔ حضور کی شفقت ایسی تھی کہ میرا خوف خود ہی دور ہوگیا۔ اس کے بعد حضورؒ کی شفقت اور رہنمائی کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ جاری ہوگیا۔

ایک دفعہ حضورؒ نے فرمایا کہ اگر انتظامی کمیٹی کی میٹنگ میں کوئی کام کسی کے سپرد کیا جائے تو آپ تو یہ سمجھتے ہیں کہ آپ نے انہیں وہ کام بہت اچھی طرح سمجھا دیا ہے لیکن اس کے باوجود پروگرام شروع ہونے سے پہلے خود ضرور وہاں جاکر دیکھیں تو آپ کو خود ہی پتہ چل جائے گا کہ وہاں معاملہ کچھ اور ہی ہوتا ہے۔ چنانچہ حضورؒ کی اس ہدایت کو میں نے اپنی زندگی کا اصول بنالیا کہ کہیں بھی کوئی پروگرام شروع ہونے سے پہلے میں جاکر تمام انتظامات کا جائزہ لیتا تو کوئی نہ کوئی کمزوری نظر آجاتی تھی۔

حضورؒ کی راہنمائی سے ہی ہم نے یہ سیکھا کہ کام کو اپنے وقت سے پہلے مکمل کرنے کی کوشش کریں اور متبادل صورتحال کو بھی ہمیشہ اپنے ذہن میں رکھیں اور اس سلسلہ میں پوری پلاننگ کریں۔ ورنہ آپ کے پروگرام کے فیل ہونے کا خطرہ ہے۔

حضور نے ہمیں یہ بھی سکھایا کہ کھانا پکنے کے فوراً بعد ڈھک کر نہیں رکھنا چاہئے بلکہ کچھ دیر کھلا رہنے دیں۔ اس طرح گھی کی ایک ہلکی سی تہہ سالن کے اوپر جم جاتی ہے جو کھانے کو گرمی سے خراب ہونے سے بچاتی ہے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ جب بھی کھانا پکانا ہے تو پانی ابال کر پکانا ہے۔ مثال کے طور پر چائے بناتے وقت ٹھنڈے پانی میں چائے کی پتی ڈالی جائے اور دوسری طرف کھولتے ہوئے پانی میں ڈال کر پکائیں تو جس کا پانی پہلے کھول چکا ہوگا اُس چائے کا دوسری چائے سے زمین، آسمان کا فرق ہوگا۔ اسی طرح ایک اور موقع پر حضورؒ نے ہدایت فرمائی کہ گوشت کی بوٹی کو ہمیشہ چھوٹا رکھا کریں۔ اس طرح ایک تو گوشت جلدی اور اندر تک گل جاتا ہے، کھانے میں بھی آسانی ہوتی ہے اور بڑی بوٹی کے سالن اور چھوٹی بوٹی کے سالن کے ذائقے میں بھی بہت فرق ہوتا ہے۔

* * *

مکرم محمد افضل گل صاحب کبڈی کے بہترین کھلاڑیوں میں سے تھے۔ حضورؒ آپ کو اور آپ کے کھیل کو بہت پسند فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ فرمایا ’’افضل کی کھیل بھی اس کے نام کی طرح افضل ہے‘‘۔ رسالہ ’’نورالدین‘‘ جرمنی کے ’’سیدنا طاہرؒنمبر‘‘ میں مکرم افضل صاحب بیان کرتے ہیں کہ خلیفہ بننے سے پہلے حضورؒ ایک بار ہمارے گاؤں (ضلع شیخوپورہ) تشریف لائے تھے اور ہمارے گھر میں ٹھہرے تھے۔ اس وقت میں چھوٹا بچہ تھا اور ابھی بیعت بھی نہیں کی تھی۔ لیکن اطفال کی ٹیم کے ساتھ کھیلا تھا اور حضورؒ سے مجھے انعام بھی ملا تھا۔

جرمنی میں میری حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے پہلی ملاقات 1993ء میں نیشنل اجتماع پر ہونے والے ’’طاہر کبڈی ٹورنامنٹ‘‘ کے موقع پر ہوئی تھی۔ جب بھی حضور گراؤنڈ میں مجھے دیکھتے تو مسکرا دیتے، یہ ایک خاص بات تھی جو مجھے اب بھی یاد آتی ہے۔ حضورؒ نے ہماری کھیل کے معاملات میں تربیت بھی فرمائی۔ ایک دفعہ کھیل میں کچھ نمبر آگے پیچھے ہوگئے تو مجھے غصہ آگیا اور ہماری ٹیم نے فیصلہ کیا کہ ہم نے نہیں کھیلنا۔ یہ بات کسی طرح حضورؒ کے پاس بھی پہنچ گئی۔ آپؒ نے فوراً پیغام بھجوایا کہ افضل سے کہیں کہ وہ کھیلے۔ اس طرح آپؒ نے ہمیں نظام کی اطاعت کرنا سکھائی۔ مجھے بھی حضورؒ کی تاکید کے بعد ہی سمجھ آئی۔ پھر میں نے اپنے ساتھیوں کو بھی سمجھایا کہ جن کے لئے ہم کھیل رہے ہیں اگر وہی ناراض ہیں تو پھر کھیلنے کا فائدہ!۔

ایک مرتبہ حضورؒ کی موجودگی میں ہم نے کینیڈا کی ٹیم کو ہرادیا۔ اس واقعہ کے بعد کینیڈا والوں نے دو تین بار حضورؒ کی خدمت میں درخواست کی کہ ہمیں جرمنی والوں کے ساتھ میچ کھیلنے کی اجازت دیں۔ اس پر حضورؒ نے اجازت دیدی۔ حضورؒ نے ایک دو دفعہ مکرم امیر صاحب کے ذریعہ مجھے پیغام بھی بھجوایا تھا کہ کینیڈا والے بہت محنت کر رہے ہیں، افضل کو پیغام دیں کہ تیاری کرکے رکھے، یہ میچ جرمنی والوں کے لئے ایک چیلنج ہے۔ لیکن ہماری طرف سے سستی ہوئی اور اچھی تیاری نہ کرسکے۔ حالانکہ ہمارے پاس اچھے لڑکے تھے۔ چنانچہ ہماری سستی کی وجہ سے ہم ہار گئے۔ اس میچ میں مَیں پہلی دفعہ پکڑا گیا تھا۔ میچ کے بعد مصافحہ کے دوران حضورؒ نے مجھے فرمایا کہ میں نے کینیڈا والوں کو آپ کو ایک دفعہ پکڑنے کے لئے کہا تھا کہ ایک ہی دفعہ پکڑ لیں یہی کافی ہے۔ اس پر میں نے عرض کیا کہ حضورؒ آپ کے الفاظ پورے ہوگئے ہیں، اس بات کی مجھے بہت خوشی ہے۔

حضورؒ سب کھیلوں سے زیادہ کبڈی کو پسند فرماتے تھے۔ حضورؒ خود بھی کبڈی کے ایک بہت اچھے کھلاڑی تھے۔ حضورؒ بہت دلچسپی سے کبڈی کا میچ دیکھتے تھے۔ بعض دفعہ حضورؒ کی اسی دلچسپی کی وجہ سے میچ دیر تک جاری رہتا۔ جب آپؒ کی نظر اسکور بورڈ پر پڑتی کہ پوائنٹ چینج نہیں ہورہے۔ تو آپؒ کو پتا چلتا کہ میچ تو ختم ہوگیا ہے لیکن آپؒ کی وجہ سے کبڈی ابھی تک چل رہی ہے۔

* * *

رسالہ ’’نورالدین‘‘ جرمنی کے ’’سیدنا طاہرؒنمبر‘‘ میں مکرم انور خان صاحب (ریجنل قائد) بیان کرتے ہیں کہ جلسہ سالانہ یوکے پر فیملی ملاقات کے دوران حضورؒ نے فرمایا کہ آپ ہر سال ایک ہی بیٹی کو لے کر آجاتے ہیں کیا بات ہے۔ خاکسار نے عرض کی حضورؒ! آپ کی دعا کی ضرورت ہے۔ حضورؒ نے فرمایا کہ اچھا یہ بات ہے۔ اسی وقت حضورؒ نے عینک لگائی۔ کافی دیر تک ایک کتاب پڑھتے رہے۔ اس کے بعد دوائی لکھ کر دی اور فرمایا کہ میں دعا بھی کروں گا، انشاءاللہ! اللہ فضل فرمائے گا۔ اس کے ایک سال بعد اللہ نے دوسری بیٹی سے نوازا۔ بڑی بیٹی اور چھوٹی بیٹی میں دس سال کا فرق ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور انورؒ کی دعاؤں کے طفیل اب میری تین بیٹیاں اور دو بیٹے ہیں۔

* * *

رسالہ ’’نورالدین‘‘ جرمنی کے ’’سیدنا طاہرؒنمبر‘‘ میں مکرم بشیر احمد ناصر سندھو صاحب اپنے مضمون میں بیان کرتے ہیں کہ ہم جرمنی کے خدام واقعی ہی بہت خوش نصیب ہیں کہ ہمیں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا بے حد پیار ملا۔ دراصل یہ تو انہی کا ظرف تھا جو ہم پراگندہ حال، ہجرزدہ، مجبور اور تہی دست جوانوں کے سر پر ہاتھ رکھا اور ڈھارس بندھائی اور مردانہ وار جینے کا سلیقہ سکھایا۔ ہر ایک کے دکھوں کو سنا اور زبانی ڈھارس نہیں دی بلکہ دعائیں بھی دیں۔ ان دعاؤں کے ساتھ ایک سکینت اترتی ہم دیکھتے تھے۔ ہماری حالت یہ تھی کہ اکثر کا دین کا علم بھی ناقص، دنیاوی لحاظ سے وطن میں بھی درماندہ اور غریب الوطنی! ایسے میں ہم ایک حقیر پتھر سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے تھے۔ حضور رحمہ اللہ نے ہمیں تراشا اور سنوارا اور پیار دیا تو گویا کایا ہی پلٹ گئی۔

میری آپؒ سے پہلی ملاقات پاکستان میں قبل از خلافت ہوئی۔ آپؒ نے ایک مقامی جلسہ میں غیر از جماعت احباب کے تابڑتوڑ سوالوں کے انتہائی شستہ زبان میں مسکت جوابات دیئے۔ اس سے میری بچپن کی اس عمر میں ہی احمدیت پر ایمان پختہ ہوگیا کہ ہم صحیح ہیں اور مخالف غلط۔ محض کسی کے زبان سے کافر کہہ دینے سے ہم کافر نہیں ہوجاتے۔

جرمنی میں Rüdesheim میں ایک پکنک کے دوران حضورؒ تشریف فرما تھے اور ایسے میں احباب جماعت حضور اقدس کے پاس برائے دعا و شرفِ مصافحہ جا رہے تھے۔ میں بھی حاضر ہوا اور سلام و مصافحہ کے بعد، سامنے گھاس پر دو زانوں بیٹھنے کی کوشش کی۔ آپؒ نے کرسی کی طرف اشارہ کیا مگر میں نے اصرار کیا کہ میں نیچے ہی بیٹھوں گا اس پر میرا بازو پکڑ کر اپنے ساتھ بٹھایا اور فرمایا ’’نہیں آپ یہاں بیٹھیں‘‘ اور نہایت توجہ سے میری بات کو سنا اور دعا دی۔

* * *

رسالہ ’’نورالدین‘‘ جرمنی کے ’’سیدنا طاہرؒنمبر‘‘ میں مکرم فلاح الدین خان صاحب سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی بیان کرتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ جب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ تھے تو مَیں ضلع سیالکوٹ میں مجلس کا معتمد تھا اور اکثر ربوہ میٹنگز پر جانے کا موقع ملتا تھا۔ حضورؒ مجھے ایکٹو معتمد کہہ کر بلاتے تھے۔ 1982ء میں جب حضورؒ جرمنی تشریف لائے تو ملاقات کے دوران جرمنی میں خدام الاحمدیہ کے حوالہ سے پوچھا۔ پھر صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ مکرم محمود احمد بنگالی صاحب کو ہدایات دیں۔ وہ دورہ میں حضورؒ کے ہمراہ تھے۔ چنانچہ 1983ء میں جرمنی میں ملکی سطح پر مجلس خدام الاحمدیہ کا قیام عمل میں آگیا۔ مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نیشنل قائد اور خاکسار نائب و معتمد مقرر کیا گیا۔ قیام کے پہلے ہی سال خدا تعالیٰ کے فضل سے بیرون ملک مجالس میں جرمنی نے اوّل پوزیشن حاصل کی اور انعامی شیلڈ حاصل کی۔ 1984ء میں حضورؒ نے مکرم عبداللہ واگس ہاوزر صاحب کو امیر ملک اور خاکسار کو نیشنل قائد مقرر کیا۔

اس دوران تین یورپین اجتماعات منعقد کرنے کی توفیق بھی ملی۔ حضورؒ اجتماع کے انتظامات کا بہت باریک بینی سے جائزہ لیا کرتے تھے۔ اور بظاہر چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھی رہنمائی کیا کرتے تھے مثلاً جب لوائے احمدیت لہرانے کی تقریب تھی تو خاکسار کو ہدایت دی کہ کس طرح عہدیداران کی قطار لگانی ہے اور ترتیب بھی بتائی۔ آپؒ دورانِ اجتماع نیشنل قائد کو ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتے تھے خواہ کھیل کا میدان ہی ہو۔ ایک دفعہ حضورؒ کا ایک سکھ دوست ورزشی مقابلہ جات کے دوران گروس گیراؤ آیا۔ اس وقت خاکسار اور امیر صاحب حضورؒ کے ساتھ کرسیوں پر بیٹھے تھے۔ سکھ دوست کو دیکھ کر میں اپنی کرسی پیش کرنے کے لئے ابھی اٹھنے ہی والا تھا کہ حضورؒ نے میرا بازو پکڑ کر فرمایا: آپ بیٹھے رہیں اور مہمان کے لئے اور کرسی منگوادیں۔

ایک دفعہ ہالینڈ کے یورپین اجتماع میں شمولیت کے لئے سائیکلوں پر خدام کا قافلہ نور مسجد سے حضورؒ کی دعا سے رخصت ہوا۔ ہالینڈ کے لئے حضورؒ کی روانگی بھی اسی روز تھی۔ اگلے روز حضورؒ نے ہالینڈ میں اسی قافلہ کو Recieve کیا۔ حضورؒ نے ہالینڈ کی انتظامیہ کو اس قافلہ کے لئے گرم پانی، رہائش، پھل اور ضیافت وغیرہ کے بارہ میں خاص طور پر ہدایات دیں۔

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 23/اکتوبر 2007ء میں شامل اشاعت مکرم چودھری شبیر احمد صاحب کی ایک نظم سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے۔ یہ نظم 1904ء میں حضرت مسیح موعودؑ کے سیالکوٹ میں ورود کے حوالہ سے کہی گئی ہے:

کتنی تُو خوش نصیب ہے اے ارضِ سیالکوٹ
تجھ کو مسیحِ وقت نے اپنا کہا وطن
اس کے قدم سے ذرّے ترے بن گئے نجوم
رشکِ بہار ہو گیا ہر گوشۂ چمن
اتنا ہجومِ عاشقاں دیدار کے لئے
ہر کوچہ و بازار بنا ایک انجمن
شیرینیٔ بیان کا جادو تھا اس قدر
جذبات کا طوفان تھا ہر دل میں موجزن

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

3rd July 2009 – 9th July 2009

Please Note that programme and timings may change without prior notice All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 3rd July 2009

00:00	MTA World News, Tilawat & MTA News
00:50	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 17th July 1994.
02:00	Al Maaidah: a culinary programme.
02:45	Jalsa Seerat-un-Nabi
03:35	MTA World News
03:55	Tarjamatul Quran Class: An in-depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 273, recorded on 30th September 1998.
05:05	Huzoor's Tours: a programme documenting Hadhrat Khalifatul Masih V visit to Ilkley, Yorkshire.
06:05	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05	Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Atfal) with Huzoor recorded on 28th December 2008.
08:10	Le Francais C'est Facile
08:30	Siraiki Service: a discussion programme on the life and character of the Holy Prophet (saw).
09:20	Reply to Allegations: an Urdu talk with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra), replying to various allegations made against the Jamaat. Recorded on 17th March 1994.
10:10	Indonesian Service
11:10	Seerat Sahaba Rasool (saw)
12:00	Live Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V from Baitul Futuh.
13:15	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
14:25	Bengali Reply to Allegations: a Bengali discussion programme replying to various allegations made against the Ahmadiyya Jama'at.
15:25	Seerat Sahaba Rasool (saw)
16:00	Friday Sermon: Recorded on 26th June 2009 [R]
17:20	Reception at Nasir Mosque: A reception held in the presence of Hadhrat Mirza Masroor Ahmad in Nasir Mosque, Sweden.
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service
20:35	MTA International News
21:10	Friday Sermon [R]
22:25	The Honey Bee: A documentary about extracting honey from bees
23:00	Reply to Allegations [R]

Saturday 4th July 2009

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
01:25	Le Francais c'est Facile [R]
01:50	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 24th July 1994.
03:00	MTA World News
03:15	Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
04:25	The Honey Bee [R]
04:55	Rah-e-Huda
06:00	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking guests. Recorded on 24th May 1997 in Germany. Part 1.
08:10	Ashab-e-Ahmad
09:00	Friday Sermon [R]
10:00	Indonesian Service
11:00	French Service
11:30	Calling All Cooks
12:00	Tilawat & MTA Jamaat News
12:40	Bangla Shomprochar
13:40	Live Intikhab-e-Sukhan
14:45	Talaba Jamia kay Saath Aik Nasisht: a meeting of Jamia students with Huzoor recorded on 8th February 2009.
15:55	Rah-e-Huda: an interactive talk show about the beliefs of the Ahmadiyya Muslim Community.
16:55	Question and Answer Session [R]
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service
20:30	MTA International News
21:00	Talaba Jamia kay Saath Aik Nasisht [R]
22:15	Rah-e-Huda [R]
23:15	Friday Sermon [R]

Sunday 5th July 2009

00:20	MTA World News
00:40	Tilawat & Dars-e-Hadith
01:15	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 7th August 1994.
02:30	Ashab-e-Ahmad
03:15	MTA World News
03:35	Friday Sermon Recorded on 3rd July 2009.
04:35	Real Talk, Real Stories, Real Issues
05:30	Calling All Cooks
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Learning Arabic: Lesson no. 26.
07:00	Bustan-e-Waqf-e-Nau with Huzoor, recorded on 14th March 2009.
08:20	The Honey Bee
09:00	Huzoor's Tours: A programme documenting Huzoor's visit to Benin, West Africa.
10:00	Indonesian Service
11:00	Spanish Service: Spanish translation of Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, on 9th May 2008.
12:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:15	Learning Arabic
12:45	Bengali Reply to Allegations
14:00	Friday sermon with Huzoor. Recorded on 3rd July 2009. [R]
15:10	Bustan-e-Waqf-e-Nau [R]
16:20	The Honey Bee
16:55	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 3rd March 1996. Part 1.
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service
20:40	Bustan-e-Waqf-e-Nau [R]
21:50	Friday Sermon [R]
23:00	Huzoor's Tours [R]

Monday 6th July 2009

00:00	MTA World News
00:15	Tilawat & MTA News
00:55	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 13th August 1994.
02:05	Friday Sermon: recorded on 3rd July 2009.
03:05	MTA World News
03:25	The Honey Bee [R]
03:55	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 3rd March 1996. Part 1.
04:50	Jalsa Seerat-un-Nabi
06:00	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:15	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class with Huzoor, recorded on 24th January 2009.
08:25	Le Francais C'est Facile: Lesson no. 43.
09:00	French Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and French speaking friends. Recorded on 9th February 1998.
10:05	Friday Sermon: with Huzoor. Recorded on 15th May 2009.
11:00	Khilafat Jubilee Quiz
12:30	Tilawat & MTA News
13:15	Bangla Shomprochar
14:15	Friday Sermon: Recorded on 11th July 2008
15:15	Medical Matters
15:50	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
16:55	French Mulaqa'at [R]
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service
19:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 20th August 1994.
20:35	MTA International News
21:10	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
22:15	Friday Sermon: Recorded on 11th July 2008.
23:25	Medical Matters [R]

Tuesday 7th July 2009

00:00	MTA World News
00:15	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:15	Liqaa Ma'al Arab
02:20	MTA World News
02:35	Friday Sermon: Recorded on 11th July 2008.
03:30	French Service with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and French speaking friends. Recorded on 9th February 1998.
04:30	Khilafat Jubilee Quiz
06:00	Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) class with Huzoor, recorded on 4th January 2009.
08:05	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking guests. Recorded on 14th January 1996. Part 1.
09:00	Peace Conference: A conference held in the Imperial College.
10:00	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon: Recorded on 15th August 2008.
12:00	Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
13:00	Bangla Shomprochar
14:05	Khuddam UK Ijtema 2003: An Address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 29th June 2003.
14:35	Vancouver: A visit to the Lookout Tower, Stanley Park and the Suspension Bridge in Vancouver, Canada.
15:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) Class [R]
16:10	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking guests. Recorded on 14th January 1996. Part 1.
17:00	Peace Conference [R]
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service
19:35	Friday Sermon: Recorded on 3rd July 2009.
20:40	MTA International News
21:10	Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) Class [R]
22:25	Khuddam UK Ijtema 2003 [R]
22:55	Intikhab-e-Sukhan: Poem request programme

Wednesday 8th July 2009

00:00	MTA World News
00:15	Tilawat & MTA News
01:10	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 17th September 1994.
02:30	Vancouver
03:00	MTA World News
03:20	Learning Arabic: Lesson no. 19.
03:45	Question and Answer Session Recorded on 14th January 1996. Part 1.
04:35	Peace Conference
05:30	Khuddam UK Ijtema 2003 [R]
06:05	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00	Bustan-e-Waqf-e-Nau with Huzoor recorded on 17th January 2009.
08:00	MTA Variety
09:10	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 25th March 1996. Part 1.
10:05	Indonesian Service
11:00	Swahili Service
11:50	Tilawat & MTA News
12:35	Bangla Shomprochar
13:35	Jalsa Salana Speeches: A speech delivered by Atta ul Majeeb Rashid. Recorded on 31st July 2004 at Jalsa Salana UK.
14:25	From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 2nd May 1986.
15:20	MTA Variety [R]
16:30	Bustan-e-Waqf-e-Nau [R]
17:30	Question and Answer Session [R]
18:30	MTA World News & Dars-e-Hadith
19:00	Arabic Service
20:00	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 30th October 1994.
21:00	MTA International News
21:30	Bustan-e-Waqf-e-Nau [R]
22:30	Jalsa Salana Speeches [R]
23:20	From the Archives [R]

Thursday 9th July 2009

00:15	MTA World News
00:35	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:55	Liqaa Ma'al Arab
01:55	MTA World News
02:25	From the Archives [R]
03:35	Calling All Cooks
04:00	MTA Variety
05:10	Jalsa Salana Speeches [R]
06:05	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:35	Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Nasir Ahmad, Khalifatul Masih III (ra) on 24th December 1976.
06:35	Al Maaidah: a culinary programme.
07:20	Childen's Class with Huzoor.
08:10	English Mulaqa'at: A question and answer session with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 25th June 1995.
09:15	Real Talk: a talk show discussing social issues affecting today's youth.
10:00	Indonesian Service
11:10	Pushto Service
12:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
13:00	Friday Sermon recorded on 3rd July 2009.
14:20	Tarjamatul Quran Class: An in-depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 273, recorded on 6th October 1998.
15:30	Huzoor's Tours: a programme documenting Huzoor's visit to Darul Barakat mosque in Birmingham.
16:10	Friday Sermon: recorded on 25th June 1995 [R]
16:45	English Mulaqa'at [R]
18:00	MTA World News
18:15	Dars-e-Malfoozat
18:30	Arabic Service
20:35	Real Talk [R]
21:20	Tarjamatul Quran Class
22:15	Jalsa Seerat-un-Nabi (saw)
22:35	Children's Class [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT)

Al Fazl International Weekly, London

22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 16 | Friday 26 June, 2009 | Issue No. 26

اسانٹی چوئی زبان میں قرآن مجید کے ترجمہ کی تقریب رُونمائی

پہلی بار کسی بھی الہامی کتاب کا اسانٹی چوئی زبان میں ترجمہ

(اشانٹی قبیلہ کے بادشاہ کو اسانٹی زبان میں قرآن مجید کے ترجمہ کا تحفہ پیش کیا گیا)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا اس موقع پر خصوصی پیغام

جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے فتوحات کے سنگ میل طے کرتی ہوئی امسال 121 ویں سال میں قدم رکھ چکی ہے اور خلافت احمدیہ کے زیر سایہ احمدیت کا پودا ایک تناور درخت کی صورت میں پھل پھول رہا ہے جس کی ایک تازہ مثال جماعت احمدیہ گھانا کی طرف سے قرآن مجید کا اسانٹی چوئی (Asanti Twi) زبان میں ترجمہ پیش کیا جانا ہے۔ قرآن مجید کے اسانٹی چوئی (Asanti Twi) زبان میں ترجمہ کرنے کی سعادت جماعت احمدیہ گھانا کے ایک دیرینہ خادم الحاج ڈاکٹر یوسف احمد اڈوسئی (Alhaj Dr.Yousaf Ahmed Edusei) سینئر سرکٹ مشنری کو ملی ہے۔ اور اس کی اشاعت کے جملہ اخراجات گھانا جماعت ہی کے ایک اور مخلص احمدی الحاج ابراہیم بونسو صاحب سرکٹ مشنری (Alhaj Ibrahim B.A.Bonsu) نے پیش کئے ہیں۔

اس سلسلہ میں مورخہ 28/مارچ 2009ء بروز ہفتہ بمقام ٹیچرز ہال (Teacher's Hall) اکرا، نیشنل ہیڈکوارٹر گھانا کی طرف سے ایک باوقار تقریب رونمائی کا اہتمام کیا گیا جس میں احمدی احباب وخواتین کے علاوہ مختلف طبقہ ہائے فکر سے تعلق رکھنے والے عمائدین نے شرکت کی۔ تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ سید مشہود احمد صاحب استاد مدرسۃ الحفظ گھانا نے کی۔ بعدہٗ مکرم حافظ طیب احمد طاہر صاحب استاد جامعہ احمدیہ گھانا نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے قرآن مجید کی مدح میں سے چند اشعار انگریزی ترجمہ کے ساتھ پیش کئے۔

مکرم الحاج حافظ احمد جبریل سعید صاحب نائب امیر ثالث نے ''قرآن کریم بطور ایک معجزہ'' کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ قرآن مجید نے آج سے چودہ سو سال قبل جبکہ کوئی ان چیزوں کا تصور بھی نہ کرسکتا تھا بگ بینگ (Big Bang) اور دوسرے سائنسی رموز پیش کرکے آج کی دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا ہے۔ اس کے بعد مکرم ڈاکٹر مبارک اوسئی کویسی (Dr.Mubarak Osei Kwesi) نے تفصیل کے ساتھ قرآن مجید میں بیان شدہ ان سائنسی ایجادات کا ذکر کیا جنہیں آج کی سائنس تسلیم کرنے پر مجبور ہے۔

اس تقریب کو اس وقت چار چاند لگ گئے جب مکرم امیر صاحب نے ڈائس پر تشریف لاکر امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وہ پیغام حاضرین کے سامنے پڑھ کر سنایا جو حضور انور نے ازراہ شفقت خصوصًا اس تقریب کے لئے ارسال فرمایا تھا۔

پیغام کا اصل متن انگریزی میں تھا جس کا اردو ترجمہ قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔

پیغام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

''میرے پیارے امیر صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ جماعت احمدیہ گھانا کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسانٹی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ کرنے کی توفیق ملی ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کے اس پاک کلام کو مقامی لوگ اپنی زبان میں پڑھ سکیں۔ میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی میں برکت ڈالے اور لوگوں کو اس پاک کتاب کو سمجھنے اور قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے کیونکہ یہ قرآن مجید ہی ہے جو دنیا اور انسانیت کے مسائل کا حل ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''قرآن کی وہ اعلیٰ شان ہے کہ ہر ایک شان سے بلند ہے......وہ ایسی کتاب ہے کہ اس میں ہر چیز کی تفصیل ہے اور اس میں آئندہ اور گزشتہ خبریں موجود ہیں اور باطل کو اس کی طرف راہ نہیں ہے، نہ آگے سے نہ پیچھے سے۔ اور وہ خدا تعالیٰ کا نور ہے''۔

('خطبہ الہامیہ' ۔روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 103)

مزید حضرت مسیح موعود علیہ السلام قرآن مجید کے بارہ میں فرماتے ہیں:

''ہر یک فساد کی اسی زور سے مدافعت کرتا ہے کہ جس زور سے وہ آج کل پھیلا ہوا ہے۔ اس کی تعلیم نہایت مستقیم اور قوی اور سلیم ہے گویا احکام قدرتی کا ایک آئینہ ہے اور قانون فطرت کی ایک عکسی تصویر ہے اور بینائی دل اور بصیرت قلبی کے لئے ایک آفتاب چشم افروز ہے''۔

(براہین احمدیہ ۔روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 82)

اللہ تعالیٰ ان تمام احباب کو جو قرآن کریم کے اسانٹی زبان میں ترجمہ کی اس تقریب میں شامل ہیں بہترین جزا سے نوازے اور ان سب کے لئے ہدایت و برکت کا موجب بنائے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر اپنا فضل فرمائے۔ والسلام خاکسار (دستخط)

(مرزا مسرور احمد۔ خلیفۃ المسیح الخامس) ''

تأثرات مہمانان کرام

اس پیغام کے بعد مختلف مہمانوں کو اپنے تأثرات کے اظہار کا موقع دیا گیا۔

...... ریورنڈ ڈاکٹر رابرٹ Aboagye Mensah، بشپ آف میتھوڈسٹ چرچ کے نمائندہ کے طور پر ریورنڈ Anthony Sackey نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ قرآن مجید کا اسانٹی چوئی میں ہونے والا یہ ترجمہ گھانین کو قرآنی تعلیمات سمجھنے میں مدد دے گا۔

...... یونیورسٹی آف گھانا لیگون میں علم لسانیات کے پروفیسر Kofi Agyekum اور انفارمیشن سروس ڈیپارٹمنٹ کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر Mr.B.M.Imoro نے جماعت احمدیہ کے اس قدم کو سراہتے ہوئے کہا کہ اب گھانین کو ان کی اپنی زبان میں اس الہامی کتاب کو سمجھنے کا موقع ملا ہے۔

اس کے بعد تقریب کے اس حصہ کا آغاز ہوا جس میں مختلف حفاظ نے مختلف موضوعات مثلاً قرآن کریم کا اعلیٰ مقام، امن، حرمت انسانیت، مسلمانوں اور عیسائیوں کے باہمی تعلقات، علم کا حصول، تمام انبیاء پر ایمان لانا، فطرت اور تخلیق انسانی میں تنوع، مناسب عہدیداران کا انتخاب اور عدل جیسے موضوعات پر نہایت سلیقہ سے چنی گئی مختلف آیات کی تلاوت سے حاضرین کو محظوظ کیا جن کا ساتھ ساتھ انگریزی اور اسانٹی چوئی زبان میں ترجمہ پیش کیا جاتا رہا۔

بعد ازاں مکرم مولانا ڈاکٹر عبدالوہاب آدم صاحب امیر ومشنری انچارج گھانا نے خطاب کیا اور کہا کہ اب تک جماعت احمدیہ کو دنیا کی 120 زبانوں میں قرآن مجید کی منتخب آیات کا ترجمہ کرنے کی توفیق مل چکی ہے جیسے انگریزی، یونانی، جاپانی، جرمن، ڈچ، سواحیلی اور یوروبا وغیرہ۔ جماعت احمدیہ کے تراجم کی خوبی یہ ہے کہ ہمیشہ ترجمہ کے ساتھ اصل متن بھی ضرور دیا جاتا ہے تاکہ عربی متن کبھی بھی اپنی اہمیت نہ کھو پائے۔

1989ء میں جماعت احمدیہ کی صدسالہ جوبلی کے موقع پر مرکز کی طرف سے قرآن کریم کی منتخب آیات کا دنیا کی ایک سو زبانوں میں ترجمہ پیش کیا گیا جن میں درج ذیل سات گھانین زبانیں تھیں:

ایوے (Eve)، ڈغبانی (Dagbani)، والی (Wali)، گاں (Ga)، انزمہ (Nzima)، فانٹی (Fante) اور اسانٹی (Asanti)۔ یہ امر اس بات کا آئینہ دار ہے کہ اسلام کا گھانا کی ان تمام قوموں میں نفوذ ہو چکا ہے۔

مکرم امیر صاحب نے کہا کہ یہ پہلا موقع ہے کہ کسی بھی الہامی کتاب کا اسانٹی چوئی زبان میں مکمل ترجمہ ہوا ہے جس کا اعزاز ایک دیرینہ مشنری الحاج ڈاکٹر یوسف ایڈیوسئی صاحب کو ملا ہے اور اس کی اشاعت کے جملہ اخراجات ایک اور دیرینہ مشنری الحاج ابراہیم بی۔اے۔ بونسو صاحب نے برداشت کئے ہیں۔

اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے حسب ارشاد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مہمانوں اور قرآن کریم کے ترجمہ کے دوران مختلف مراحل پر خصوصی تعاون کرنے والے احباب کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دستخط شدہ قرآن کریم کے ترجمہ کی ایک ایک کاپی پیش کی۔

چند نمایاں خصوصیات

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیر ہدایت اور مکرم مولانا ڈاکٹر عبدالوہاب آدم صاحب امیر ومشنری انچارج گھانا کی زیرنگرانی تیار ہونے والا یہ ترجمہ لندن سے دیدہ زیب کاغذ پر طبع ہوا ہے۔ عربی متن یسرنا القرآن کی طرز پر ہے اور ترجمہ احمدیہ علم کلام کا آئینہ دار ہے جس کی تیاری حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ اور حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ کے تراجم قرآن کو مدنظر رکھ کر کی گئی ہے۔ قرآن مجید کے آخر پر فرہنگ اور قرآنی مضامین کی تفصیلی فہرست کے علاوہ بعض منتخب آیات کے حصوں یا الفاظ کی احمدیہ علم کلام کی روشنی میں وضاحت کی گئی ہے۔

ذرائع ابلاغ میں کوریج

اس تقریب رونمائی کی خبر دو نیشنل ٹی وی چینلز GTV اور Metro TV نے پیش کی۔ اس کے علاوہ تین معروف قومی اخبارات نے اس تقریب کی رپورٹ درج ذیل طریق پر شائع کی۔

(1): روزنامہ Daily Guid نے اپنے 30/مارچ 2009ء کے شمارہ میں مکرم امیر صاحب کی تصویر کے ساتھ سہ کالمی جلی سرخی کے ساتھ اس عنوان سے خبر شائع کی "Twi Quran Launched"۔

(2): روزنامہ The Daily Graphic نے اپنے 2/اپریل 2009ء کے شمارہ کے صفحہ 54 پر دو کالمی یہ سرخی لگائی:

"Ameer Launches Asanti Twi Translation of Quran."

(3): ہفتہ وار The Chronicle نے اپنے 3/اپریل کے شمارہ کے صفحہ 8-9 پر مکرم امیر صاحب کی تصویر کے ساتھ درج ذیل سہ کالمی خبر شائع کی:

"Asanti Twi Quran outdoored"

اشانٹی قبیلہ کے بادشاہ کو قرآن مجید اسانٹی ترجمہ کا تحفہ

باقاعدہ تقریب رونمائی سے قبل مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر ومشنری انچارج گھانا نے مکرم مولوی مسرور احمد مظفر صاحب ریجنل مشنری اشانٹی ریجن، مکرم حکیم بیڈو (Hakeem Baidoo) صاحب ریجنل پریذیڈنٹ اشانٹی ریجن، مکرم الحاج یوسف احمد ایڈوسئی صاحب مترجم، مکرم ڈاکٹر محمود احمد صاحب بٹ انچارج احمدیہ ہسپتال آسوکورے، مکرم یوسف اجارے (Yusuf Ajyare) ہیڈ ماسٹر ٹی آئی احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی اور بعض دیگر جماعتی عہدیداران کے ہمراہ مورخہ 18/فروری 2009ء بروز بدھ اشانٹی قبیلہ کے بادشاہ کو اسانٹی چوئی زبان میں ہونے والے قرآن مجید کے ترجمہ کی پہلی کاپی پیش کی۔ یہ تقریب کماسی شہر میں بادشاہ کے Mini Darbar کی

باقی صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں